عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ - شمارہ ۲۰

مرزا غلام احمد کا الہام اور محمدی بیگم

شیزان کے بارے میں دار العلوم کورنگی کا فتویٰ

مرزا طاہر کا اعترافِ جرم

اسلامی سن کا آغاز

تقویٰ اور خوفِ خدا

سانحہ بہاولپور کی تحقیق کا ایک مخفی اور غور طلب پہلو

خالص اور سفید

صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ کراچی

پتہ

حبیب اسکوائر — ایم اے جناح روڈ [بندر روڈ] کراچی

HB
TRUSTABLE MARK
Hameed

معیاری زیورات کا مرکز

حمید برادرز جیولرز

شاہراہ عراق صدر کراچی

فون : ۵۲۵۴۵۴ ، ۵۲۱۵۰۳

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ ۔ ۹ تا ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ بمطابق ۲۱ تا ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۸ء

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۵۰ روپے ـــــ ششماہی -/۷۵ روپے

سہ ماہی -/۴۵ روپے ـــــ فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ـــــ ۴۲۵ روپے

افریقہ ـــــ ۳۷۵ روپے

یورپ ـــــ ۳۷۵ "

ایشیا ـــــ ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــــ پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــــ متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــــ عبدالرؤف الازہری

گوجرانوالہ ـــــ حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ـــــ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مری ـــــ قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاولپور ـــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی

سکھر ـــــ دین محمد فریدی

جھنگ ـــــ غلام حسین

ٹنڈو آدم ـــــ محمد راشد مدنی

پشاور ـــــ مولانا نور الحق نور

لاہور ـــــ مولانا کریم بخش

مانسہرہ ـــــ سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ـــــ مولوی فقیر محمد

لیہ ـــــ حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسماعیل خان ـــــ محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ـــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/ننکانہ ـــــ محمد متین خالد

ملتان ـــــ عطاء الرحمان

سرگودھا ـــــ حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) ـــــ نذیر احمد بلوچ

گجرات ـــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی ۔ اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمٰن ۔ کینیڈا ـــــ

امریکہ ـــــ چوہدری محمد شریف تکوری ۔ ڈنمارک ـــــ محمد ادریس ۔ ٹورنٹو ـــــ حافظ سعید احمد

دوبئی ـــــ قاری محمد اسماعیل ۔ ناروے ـــــ میاں اشرف اللہ ۔ ایڈمنٹن ـــــ عامر رشید

ابوظہبی ـــــ قاری وصیف الرحمٰن ۔ افریقہ ـــــ محمد زبیر افریقی ۔ مونٹریال ـــــ آفتاب احمد

لائبیریا ـــــ ہدایت اللہ شاہ ۔ ماریشس ـــــ محمد اخلاص احمد ۔ برما ـــــ محمود یوسف

بارباڈوس ـــــ اسماعیل قاضی ۔ ٹرینیڈاڈ ـــــ اسماعیل ناخدا ۔

سوئٹزرلینڈ ـــــ اے کیو انصاری ۔ ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید بزرگ ۔

برطانیہ ـــــ محمد اقبال ۔ بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان ۔

مرزا طاہر کا اعترافِ جرم

سانحہ بہاولپور کے سلسلے میں ہم یہ لکھ چکے ہیں کہ اس حادثہ کے پس پردہ قادیانی سازش کارفرما ہے۔ ہم نے انہی کالموں میں حادثہ سے تقریباً ایک ماہ پہلے ہی صدر ضیاء اور حکومت کو خبردار کر دیا تھا۔ ہمارا یہ خیال تھا کہ مرزا طاہر نے جو مباہلہ کی دعوت دی ہے۔ وہ مباہلہ کی نہیں مقاتلہ کی دعوت ہے۔ بلکہ قادیانی کمانڈوز کو سگنل دیا ہے کہ وہ اپنی کارروائی شروع کر دیں۔ تاکہ مرزا طاہر کے پیروکار جو مایوسی اور بددلی کا شکار ہیں۔ انہیں یہ باور کرایا جائے کہ میں خدا کا مامور خلیفہ ہوں۔ اور قادیانی جماعت ایک سچی جماعت ہے چنانچہ مباہلہ کا چیلنج ایک خفیہ پلاننگ اور منصوبہ بندی کے تحت دیا گیا۔

مباہلہ کے چیلنج میں یہ بات صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ جو شخص بھی اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرے وہ اس کے دوسرے حصہ پر دستخط کر دے۔ بقول مرزا طاہر کے جو شخص دستخط کرے گا۔ وہ ایک سال کے اندر اندر ہلاک ہو جائے گا۔ پھر وہ مباہلہ کسی ایک کو نہیں تمام اسلامی سربراہان مملکت کو دیا گیا ہے۔ لیکن صدر جنرل محمد ضیاء الحق سمیت اس "مباہلہ" کو کسی نے بھی اہمیت نہیں دی۔ ہر شخص کی موت کا ایک دن معین ہے۔ صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب قادیانی تخریب کاروں کی سازش کا شکار ہو گئے اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اب قادیانی یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ہمارے مرزا طاہر نے صدر ضیاء الحق کو بھی مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں وہ ہلاک ہو گئے۔

یہی بات جو عام طور پر مرزائی کہہ رہے ہیں۔ قادیانیوں کے جھگوٹے پیشوا مرزا طاہر نے بھی ــــ کہی ہے۔ روزنامہ جسارت" کراچی ۹ ستمبر ۱۹۸۸ء کے مطابق مرزا طاہر نے ۹ اگست کو اپنے برطانوی ہیڈ کوارٹر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"صدر ضیاء الحق کی موت حق و صداقت کا فیصلہ ہے اور جماعت احمدیہ کی فتح کا کھلا نشان ہے۔"

مرزا طاہر کی یہ تقریر ایک کیسٹ میں موجود ہے۔ جسے قادیانی عام پھیلا رہے ہیں۔ مرزائیوں نے صدر ضیاء الحق کی موت پر جس خوشی کا اظہار کیا۔ اور کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ مرزا طاہر نے اپنی تقریر میں کہا:۔

"صدر ضیاء الحق کی موت پر اس لئے خوشی ہے کہ احمدیت کی فتح کا کھلا نشان ظاہر ہوا۔"

آج سے تین ماہ پہلے ہم نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا تھا کہ مرزا طاہر اور مرزائی مباہلہ کی آڑ میں کوئی سازش تیار کر چکے ہیں۔ کسی بھی وقت حادثہ رونما ہو سکتا ہے۔ اور اگر حادثہ ہو گیا تو وہ اسے اپنی فتح قرار دیں گے۔ چنانچہ ہماری وہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ اور مرزائی صدر ضیاء الحق کے بارے میں وہی کچھ کہہ رہے ہیں جو ہم

پہلے ظاہر کر چکے ہیں۔

مرزا طاہر کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ "مامور من اللہ" ہے۔ لیکن جو اللہ کے مامور ہوتے ہیں۔ ان کے دل میں ڈر اور خوف نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ جب کہ مرزا طاہر پاکستان سے بھاگ کر گیا تو انتہائی رازداری کے ساتھ۔ اور اب وہاں رہتا ہے تو سنگینوں اور بندوقوں کے پہرے میں ـــــ تقریر کرتا ہے تو مسلح پہرہ داروں کے جھرمٹ میں ـــــ بہت سے لوگ ملاقات کے لیے جاتے ہیں تو ان سے ملاقات نہیں کرتا حتیٰ کہ خود اس کے اپنے پیروکار "زیارت" کے لئے جاتے ہیں لیکن مایوس لوٹتے ہیں کیا ایسے "مامور من اللہ" ہوا کرتے ہیں۔؟

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ صدر ضیاء الحق کی موت قادیانیت کی فتح کی علامت ہے۔ تو اس سلسلہ میں ہم یہی کہیں گے کہ اس قسم کے واقعات دنیا میں ہوتے رہتے ہیں۔ خاص طور پر حکمران طبقے پر ہر وقت موت کے سائے منڈلاتے رہتے ہیں۔ امریکہ کا صدر کینیڈی قتل ہوا مصر کے صدر انور سادات قتل ہوئے۔ بھارتی وزیر اعظم قتل ہوئی۔ بنگلہ دیش کے مجیب الرحمٰن اور ضیاء الرحمٰن قتل ہوئے۔ دور کیوں جائیں بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی وفات پر اسرار حالت میں ہوئی پاکستان کے پہلے اور ہر دلعزیز وزیر اعظم قتل ہوئے۔ صدر ضیاء سے پہلے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو ایک قتل کے جرم میں پھانسی دی گئی۔ کیا یہ سارے قتل قادیانیوں کی فتح قرار پائیں گے؟ اگر اس کا نام فتح ہے تو پھر مرزا طاہر کو یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ

1. مرزا قادیانی علیہ اللعنۃ مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم کے مقابلہ میں اپنی ہی بددعا کے نتیجہ میں مولانا مرحوم سے پہلے خود اپنی غلاظت میں دھنس کر مرا"۔
2. حکیم نور دین بھیروی گھوڑے سے گر کر زخمی ہوا۔ اور بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرا۔
3. مرزا طاہر کا باپ مرزا محمود فالج کے حملے کے بعد عرصہ دراز تک ایک کمرے میں بند رہا۔ دماغ چل گیا۔ واہی تباہی بکتا رہا۔ ملاقات پر پابندی لگادی گئی حتیٰ کہ مرزا طاہر اور ناصر بھی اس کے پاس نہیں جا سکتے تھے۔ بس ڈاکٹر اور ایک خادم جاتا تھا)۔ اسی حالت میں وہ سوئے جہنم روانہ ہو گیا۔
4. مرزا طاہر کے بھائی ناصر نے آخری وقت میں ایک شادی رچائی۔ اس کے بارے میں کہا کہ یہ شادی میرے لئے انتہائی مبارک ثابت ہوگی۔ لیکن وہ شادی رچا کر اسلام آباد ہنی مون منانے کے لئے گیا تو فرشتہ اجل نے اسے دبوچ لیا۔

مرزا ظفر اللہ قادیانیوں کا نامی گرامی شخص تھا۔ وہ کم و بیش دو ماہ تک بے ہوش رہا۔ اس کا پاخانہ پیشاب بستر پر ہی نکلتا رہا۔ بالآخر اسی حالت میں اسے فرشتہ اجل نے آدبوچا۔

یہ فہرست خاصی طویل ہے۔ ہم نے مشتے نمونہ یہ چند واقعات نقل کئے ہیں۔ تاکہ مرزا طاہر کو یہ معلوم ہو جائے کہ ذلت کی موت کیسی ہوتی ہے اور عزت کی موت کیسی؟

صدر ضیاء الحق کو اللہ تعالیٰ نے مرتبہ شہادت سے سرفراز فرمایا ہے۔ وہ بھی مسلمانوں کے ہاتھوں نہیں۔ قادیانی زندیقوں کے ہاتھوں۔ اس سے زیادہ عزت اور کیا ہوگی کہ ان کے جنازہ میں ۱۲ لاکھ افراد نے شرکت کی۔ اور آج اکثر دکانوں اور گھروں میں صدر ضیاء الحق کے فوٹو لگے نظر آتے ہیں۔

بہر حال مرزا طاہر نے لندن میں جو بیان دیا ہے۔ اس میں دبے لفظوں میں اس بات کا اقرار موجود ہے کہ سانحہ بہاولپور کے ذمہ دار صرف اور صرف قادیانی ہیں۔

ہماری اطلاع کے مطابق مرنے والوں میں کچھ قادیانی بھی شامل ہیں۔ اگر تفتیش کرنے والے ادارے اور ایجنسیاں حادثے کا شکار ہونیوالوں کے بارے میں یہ تحقیق کریں کہ ان میں کتنے مسلمان تھے اور کتنے قادیانی۔ تو اصل مجرموں کا سراغ لگانے میں آسانی ہو جائے گی

ہمارا خیال ہے کہ نہ انجن میں خرابی تھی۔ نہ جہاز کا نظام جام ہوا تھا نہ ہی کسی نے میزائل داغا۔ بلکہ اندر سے کسی بدبخت نے خودکشی کر کے اس جہاز کو تباہ کیا ہے۔ یہی بات مشہور قادیانی اور ریٹائرڈ ائیر مارشل ظفر چوہدری نے بھی اپنے ایک مضمون میں لکھی ہے۔ اب جبکہ مرزا طاہر نے اعتراف جرم کر لیا ہے تو کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہ جاتی کہ اس واقعہ کے ذمہ دار صرف اور صرف قادیانی ہیں۔ وہ شخص جس نے خودکشی کر کے جہاز کو تباہ کیا۔ اور صدر پاکستان سمیت بہت سی قیمتی جانوں کو ضائع کیا۔ وہ قادیانی ہے۔ اور اس نے اس "کارنامہ" کے صلہ میں اپنے خاندان کے مستقبل کے لیے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔

آخر میں ہم اپنے جماعتی دوستوں سے بھی عرض کریں گے کہ سانحہ بہاولپور میں جو افراد بھی لقمۂ اجل بنے ہیں۔ اگر وہ ان کے علاقے سے تعلق رکھتے ہیں تو وہ مرنے والے کے بارے میں تحقیق کر کے ہمیں ارسال کریں کہ کیا وہ قادیانی تو نہیں تھا خاص طور پر ـــــ بریگیڈیئر عبداللطیف کے بارے میں تحقیقات کر کے جلد ارسال کریں۔

حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر — چوہدری محمد نعیم ارشد۔ خانیوال

بخاری شریف میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو برکت وخوشحالی کی علامت سمجھتے تھے، اور تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ معجزات ڈرانے کے لیے ہیں۔

پھر ابن مسعودؓ نے واقعہ بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ پانی تھوڑا سا رہ گیا تھا، آپؐ نے بچا ہوا پانی منگوایا، اور اپنا مبارک ہاتھ اس میں ڈال دیا، اور فرمایا کہ پاک کرنے والے پانی اور اللہ تعالےٰ کی برکت کو حاصل کرو اور یہ پاک پانی اور اللہ تعالیٰ کی برکت ہے۔

ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی جوش مار کر نکلتے ہوئے میں نے خود دیکھا، اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم نے کھانا، کھاتے وقت کھانے کی تسبیح کی آواز سنی۔

بخاری شریف کی اس روایت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو معجزے مذکور ہیں، ایک انگشتہائے مبارک سے پانی کا نکلنا، دوسرے کھانے کی تسبیح سننا۔

مسلم شریف میں ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں صحابہؓ سے فرمایا کہ تم آج ڈھلنے کے بعد سے رات بھر سفر جاری رکھنا کل اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں پانی ملے گا، لوگ تیز رفتاری کے ساتھ چلتے رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات تک چل کر راستہ سے ایک کنارے پر ساتھیوں کے ساتھ رات گزارنے کیلئے اتر پڑے، آپؐ نے ہدایت فرمادی کہ تم لوگ نہ سوجانا، نماز کا خیال رکھنا۔ فجر کی نماز فوت نہ ہوجائے۔

اتفاق کی بات کہ شب میں تمام لوگوں کی آنکھ لگ گئی۔ اور سب سوتے رہ گئے۔ یہاں تک کہ سب سے پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت بیدار ہوئے جبکہ دھوپ آپؐ کی پشت مبارک پر پڑنے لگی، تو آپؐ نے ساتھیوں کو وہاں سے کوچ کرنے کا حکم دیا، وہاں سے چل کر جب سورج ذرا اُونچا ہوا تو آپؐ سواری سے اُترے، ایک بڑا لوٹا میرے پاس تھا جس میں تھوڑا سا پانی تھا، آپؐ نے منگواکر اس پانی سے درمیانی اور معمولی وضو فرمایا، اور تھوڑا سا پانی لوٹے میں بچادیا، اور ارشاد فرمایا کہ اس پانی کو حفاظت سے رکھنا، پانی اس پانی کا ایک حل اور شان ہے۔

اس کے بعد حضرت بلالؓ نے اذان دی اور

اور سنتوں کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاء نماز باجماعت ادا کی، نماز کے بعد سفر شروع ہوا، جب دھوپ زیادہ ہوگئی تو لوگوں نے کہا کہ پیاس کے مارے مسافر جاں بلب ہیں، آنحضورؐ نے فرمایا گھبراؤ نہیں، آپؐ نے وہ لوٹا منگوایا، اور اس لوٹے سے پانی ڈالنا شروع کیا، اور ابوقتادہؓ نے لوگوں کو پلانا شروع کیا، پانی دیکھ کر قافلے کے سب لوگ ٹوٹ پڑے، اور ایک دوسرے پر گرنے لگے آپؐ نے فرمایا مت گھبراؤ، تم سب آسودہ ہوجاؤ گے۔

چنانچہ پلاتے پلاتے سب لوگوں کو سیراب کر دیا۔ ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ بعد میں آنحضورؐ اور میں دو آدمی بچ گئے۔ میں نے درخواست کی کہ حضرت پہلے آپؐ نوش فرمائیں، حضورؐ نے فرمایا، ابوقتادہؓ پہلے تم پیو، پلانے والے اور ساقی کو پیچھے ہی پینا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے پیا اور آپؐ نے سب کے بعد میں نوش فرمایا۔

بیہقی اور حاکم نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ایک لڑائی کے موقع پر مجاہدین کو پیاس کی سخت تکلیف ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے آنحضورؐ سے درخواست کی کہ پانی کے لیے خدا سے دُعا فرمائیے، آنحضورؐ نے دعا فرمائی، اُسی وقت ایک گھٹا اٹھی اور اتنی بارش ہوئی کہ لوگ خوب سیراب ہوگئے۔ بعض شارحین نے لکھا ہے کہ یہ معجزہ جنگ بدر میں ظاہر ہوا تھا، اور اسی معجزہ کی طرف سورۃ انفال کی اس آیت میں اشارہ ہے:۔ ترجمہ: اور اللہ تعالےٰ تمہارے اُوپر آسمان سے پانی نازل کرے گا، تاکہ تم کو پاک کردے۔

بیہقی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا بچا ہوا پانی قبا کے کنوئیں میں ڈال دیا، قبا ایک مقام کا نام ہے، جو مدینہ سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے تو اس میں اتنا پانی ہوگیا کہ کبھی اس میں کمی پیدا نہ ہوئی۔

ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انس بن مالکؓ کے مکان کے کنوئیں میں اپنا لعاب مبارک ڈال دیا تو اس کا پانی اتنا میٹھا ہوگیا کہ مدینہ میں اس کے مقابل کسی کنوئیں کا پانی نہ رہا۔

اسلامی سن کا آغاز

حافظ علی احمد صابر

دنیا کی مختلف قوموں اور ملتوں کی تاریخ کے مطالعے اور سلطنتوں اور حکومتوں کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خطہ ارض کی ہر قوم سلطنت و حکومت اپنے پیچھے ایک یادگار سن چھوڑ گئی ہے جو اس قوم کی قومی زندگی کے روشن پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے اس سن کے آغاز کے متعلق چھان بین کی جائے تو وہ قوم کے بانی مبانی کی تاریخ پیدائش اپنے جلو میں لیے ہو گا یا پھر کسی شاہ کی تخت پر جلوہ افروزی کا دن ہو گا جو اپنے ساتھ جشن تخت نشینی کی شاندار یادگاریں وابستہ رکھتا ہو گا یہ بھی ممکن ہے کہ اس سن کی ابتدا اس دن کی یادگار ہو جس روز بادشاہ نے کسی مملکت پر چڑھائی کر کے اس حکومت کے انتظام کا شیرازہ بکھیر دیا ہو۔

لیکن اسلام جو ایک مکمل دین ہے جس کی ہر بات فطرت اور عقل کے عین مطابق ہے اس کی تعلیم بھی عقل و روحانی دلائل کی قدروں کا پاس رکھتی ہے خدا کے آخری پیغمبر کے شیدائی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کسی مملکت اور ریاست کی فتح و تسخیر کی بجائے خود اپنی سرزمین کو خیرباد کہنے کا دن یاد رکھا اور اسے ضروری سمجھا اس لئے کہ انہوں نے مادر گیتی کی محبت کو خالق حقیقی کے دین پر نثار و قربان کر کے ابدی خوشی کو محسوس کر لیا تھا۔

یہ صحیح ہے کہ عرب ایک غیر متمدن، تہذیب سے عاری اور جاہل ملک تھا لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس کے باشندوں کے ذہن ماضی کی یادوں کو محفوظ رکھنے میں اپنی نظیر آپ تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ ان کے وہ بچے جنہوں نے ابھی سن رشد و تمیز کی راہوں پر قدم نہیں رکھا تھا اپنے شجرہ نسب کے حافظ ہوتے تھے تاہم واقعات کی یاد کو محفوظ رکھنے کے لئے ان لوگوں کے ہاں بھی ہمیں مختلف سنوں کے نام ملتے ہیں یہ لوگ جن کے حافظے کی مثال نہیں ملتی اہم تاریخی واقعات کی تاریخوں کو بطور ابتدائی سن استعمال کرتے تھے۔

مثلاً ایک وقت میں کعب بن لوی کی وفات سے سن کا شمار ہوتا رہا ہے ابرہۃ الاشرم کے کعبہ پر چڑھائی کرنے کو "عام الفیل" کا نام دے کر ایک سن کا سنگ بنیاد رکھا۔ عام الفجار بھی بطور سنہ مستعمل تھا۔ دین فطرت اسلام جب گردو پیش کی مخالفتوں اور مخاصمتوں سے آزاد ہو کر متمدن دور کی حدوں سے ہمکنار ہوا، تو ایک مستقل سن کے وجود اور یادگار سن کی احتیاج ناگزیر ہو گئی اور اس ضرورت کو امت مسلمہ کے سرمایہ افتخار خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فراست نے پورا کیا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "ہجرت نبوی کو قومی اور اسلامی سن کی بنیاد قرار دیا جائے گا۔

خلیفۃ المسلمین اور صحابہ کرام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے ہجرت کے واقعے کو یادگار کے طور پر اسلامی سن کی اساس قرار دیا اہل عرب چونکہ محرم کو سال کا پہلا مہینہ شمار کرتے تھے اس لئے دو مہینے پیچھے ہٹ کر آغاز سال سے اسلامی سن کی تعیین کی گئی۔

اس تفصیل سے واضح رہے کہ مسلمانوں کے قومی سن کا اجرا دوسری قوموں کے سنوں سے بہت مختلف اور ممتاز ہے مسلمانوں نے کسی شاندار فتح کے دن سے قومی سن شروع نہیں کیا کسی تاجدار کو نیچا دکھانے کی تاریخ اس کی بنیاد نہیں بنائی بلکہ اس دن سے اپنے سن کا اجرا کیا جب اسلام کے پیغامبر کو حق اور سچائی کی خاطر اپنا پیارا وطن بھی چھوڑنا پڑا پیغمبر اسلام کی پیدائش کے بابرکت دن سے بھی قومی سن کا آغاز ہو سکتا تھا مگر نہیں ہجرت سے اسلامی سن کا آغاز کرنے میں ایک حکمت مضمر ہے اس میں ایک سبق پوشیدہ ہے جب تک یہ قوم اور سن باقی ہیں وہ سبق مسلمانوں کے دلوں کو گرماتا رہے گا اور انہیں حق اور سچائی کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے پر آمادہ کرتا رہے گا۔

سیرتِ فاروقی کی چند جھلکیاں

مرسل: محمد افضل خان تاجیوالا

● حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا عمر رضی اللہ عنہ بالان پر سوار تیز تیز جا رہے ہیں میں نے پوچھا امیر المومنین کدھر؟

کہنے لگے مال زکوٰۃ کا ایک اونٹ بھاگ گیا ہے اسے ڈھونڈنے۔ ابو الحسن میرے ساتھ اور میری معاونت کرو، میں نے کہا آپ نے کسی غلام کو کیوں تکلیف نہیں دی۔

کہنے لگے اس ذات کی قسم جس نے محمد کو نبوت بخشی۔ اگر فرات کے کنارے ایک بکری بھی مال زکوٰۃ کی غائب ہو گئی تو قیامت کے دن اس بارے میں عمر کی گرفت ہو گی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رو کر کہا عمر! تو نے آنے والے خلفاء کو مشکل میں ڈال دیا خدا کی قسم وہ تیرے نقش قدم پر نہیں چل سکیں گے۔

● حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کیسے آدمی تھے۔

فرمایا وہ اس خوف زدہ پرندے کی مانند تھے جیسے ہر طرف جال ہی جال نظر آ رہے ہوں۔

انمول موتی

حبیب مغل خان پور

۱۔ بڑے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو نماز جیسی دولت سے محروم ہیں۔

۲۔ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے۔

تقویٰ اور خوفِ خدا

حافظ محمد طیب طاہر
رحیم یار خان

اللہ تعالیٰ کے خوف سے برائیوں سے بچنے اور نیک عمل کرنے کا نام تقویٰ ہے مسلمانوں کی زندگی کا مقصد تقویٰ ہی تقویٰ ہے جو مومن صاحب تقویٰ ہوتا ہے تو اس کی زندگی خدا کی منشاء مرضی کے مطابق ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ حسنات یعنی نیک عمل کو تقویٰ قرار دیا گیا ہے اس لئے متقی کی بڑی عظمت بیان کی گئی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

ترجمہ: یعنی تم میں سے وہی شخص اللہ کے نزدیک قابل عزت ہے جو زیادہ پرہیزگار اور متقی ہو۔

جو شخص متقی ہوگا اس کے عقائد مضبوط ہوں گے وہ عبادات میں مخلص اور معاملات میں راست باز ہوگا بنی نوع انسان کے ساتھ اور خدا کے ساتھ اس کے تعلقات بہتر سے بہتر ہوں گے حقیقت یہ ہے کہ تقویٰ نیکیوں کی جڑ ہے اس لئے قرآن مجید میں ہر نیکی کی تعلیم کے بعد کہا گیا ہے نزول قرآن مجید کے مقاصد میں سب سے بڑا مقصد انسان کو متقی بنانا ہے کلام اللہ میں ۵۷ مرتبہ تقویٰ اور اہل تقویٰ کا ذکر آیا ہے۔

جو صاحب تقویٰ ہوتا ہے اس کی عبادات اس کے معاملات اس کے اخلاق غرض اس کی ساری زندگی خلوص سے معمور ہوتی ہے اور اس سے انسان برتر مقام حاصل کرتا ہے تقویٰ کے بغیر جو بھی عمل ہوگا اس کی مثال اس گھروندے کی سی ہوگی جو ریت پر بنایا گیا ہو۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ دریافت کیا گیا یا رسول اللہ سب سے زیادہ شریف آدمی کون ہے تو آپؐ نے فرمایا تم میں سے زیادہ جو نیک (متقی) ہو

تقویٰ کا اصل مقام ایمان ہے اور تقویٰ کا مقام ایمان ہے اس لئے ایمان کی پختگی جب تک نہ ہو اور دل بھلائی کی طرف مائل نہ ہو تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا ظاہری وضع قطع بنا لینے کا نام تقویٰ نہیں ہے بلکہ باطنی طہارت و صفائی قلب کا نام تقویٰ ہے انسان اسی کی بدولت دونوں جہان میں بامراد ہوتا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ

ترجمہ: اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ ایک عظیم حادثہ ہے (سورۃ الحج آیت ۱)

سب سے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمام انسانوں کو تقویٰ کا حکم دیا جیسا کہ اوپر مذکورہ آیت کریمہ میں ہے اور اسی طرح سورۃ النساء کی پہلی آیت میں کہا گیا ہے کہ اے انسانو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا قیامت کے زلزلہ اور اس کے دوسرے ہولناک منظر یاد دلا کر ڈراتا ہے تاکہ بنی آدم راہ راست پر قائم رہیں۔

پھر خصوصاً ایمان والوں کو تقویٰ اختیار کرنے کو کہتا ہے جیسا قرآن مجید بیان کرتا ہے کہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

ترجمہ: اے مومنو خدا سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے تمام احکام پر عمل کیا جائے اور اس کی نافرمانی نہ کی جائے اس کی عبادت میں اس کی یاد تازہ رکھنی چاہئیے ہر حال میں اس کا شکریہ ادا کیا جائے اور اس کی نعمتوں کی ناشکری نہ کی جائے۔

حضرت انسؓ کا فرمان ہے کہ انسان خدا سے ڈرنے کا حق نہیں بجا لا سکتا جب تک اپنی زبان کو محفوظ نہ رکھے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہو اس کے کاموں میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خیال نہ کرو عدل پر جم جاؤ پھر فرمایا اسلام پر ہی مرنا یعنی تمام زندگی اسلام پر ہی قائم رہو۔

اسی طرح سورۃ آل عمران میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

ترجمہ: اللہ سے ڈرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ

ترجمہ: اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور راست بازوں کے ساتھ رہو۔ (سورۃ التوبہ آیت ۱۱۹)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں متقین وہ ہیں جو ایمان لا کر شرک سے دور رہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذابوں سے ڈر کر ہدایت نہیں چھوڑتے اور اس کی رحمت کی امید رکھ کر اللہ کی طرف سے جو نازل ہوا اس کو سچ جانتے ہیں۔

حضرت محمد بن کعب قرظیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ میرے (اللہ) کا لحاظ کرو۔ میرے خوف سے کانپتے رہو مجھ سے ڈرتے رہو۔ میرے احکام بجا لاتے رہو میرے اور اپنے معاملات میں متقی رہو۔ تو جب یوم آخرت تم مجھ سے ملو گے۔ نجات یافتہ اور بامراد ہو جاؤ گے۔

ایک دن ظہر کی نماز کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے فرمایا مجھے خدا کا حکم ہے کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور سیدھی بات بولنے کا حکم دوں۔

حضرت ابو ذر غفاریؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرمائیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یہ چیز تمہارے پورے دین اور تمام معاملات کو ٹھیک حالت میں رکھنے والی ہے میں نے کہا کچھ اور فرمائیں آپؐ نے فرمایا اپنے کو قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر کا پابند رکھو تو خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر یاد کرے گا اور زندگی کی تاریکیوں میں تمہارے لئے روشنی کا کام دے گا۔

باقی ص ۳۰ پر

حضرت عمر فاروقؓ کون تھے؟

قاری سلطان محمود ایم اے ـ چونیاں

نام ونسب اور خاندان: ـ عمر نام ـ ابو حفص کنیت فاروق لقب، والد کا نام خطاب اور والدہ کا نام ختمہ تھا، پورا سلسلۂ نسب یہ ہے: عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن فہر بن مالک (اصابہ ج ۲ ص ۵۱۸) عدی کے دوسرے بھائی مرۃ تھے ـ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں سے ہیں ـ اس لحاظ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ نسب آٹھویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر مل جاتا ہے ـ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ شخصیت تھے ـ

(۱) جن کا خاندان ایام جاہلیت سے نہایت ممتاز تھا ـ (خلفائے راشدینؓ)

(۲) جن کو محبوب خدا نے غلبۂ دین اور سطوت اسلام کے لئے دربار ربوبیت سے طلب کیا ـ (حاشیہ ترجمہ مقبول ص۹۲ تفسیر صافی ص۲۳۲)

(۳) جن کو پروردگار عالم نے دینی ترقی کے لئے چن کر بھیجا (تاریخ الخلفاء للسیوطی)

(۴) جن کے ایمان لانے سے پہلے جبریل امین نے ان کی تشریف آوری کا مژدہ پیغمبر اسلام کو سنایا (تاریخ الخلفاء)

(۵) جن کی تشریف آوری پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحبا کی آواز بلند فرمائی اور نعرۂ تکبیر بلند کیا ـ (غزوات حیدری ص۲۳۱)

(۶) جن کے ایمان سے جملہ صحابہ کرامؓ کے ایمان کو تقویت پہنچی (غزوات حیدری ص۲۳۱)

(۷) جن کی آمد سے مسلمانوں کو خدا کے گھر میں خدا کی عبادت کرنا نصیب ہوئی ـ (حیاۃ صحابہؓ)

(۸) جن کے ایمان کی خوشی میں زمین نے اظہار مسرت کیا ـ (غزوات حیدری ص۲۳۱)

(۹) جن کو کعبہ میں جاتے وقت سب صحابہ کرامؓ سے آگے جانے کا شرف حاصل ہوا ـ (غزوات حیدری)

(۱۰) جن کے قدوم میمنت لزوم سے زمزم کے آب شیریں نے سلسبیل کو ذائقہ حلاوت بخشا (غزوات حیدری ص۲۳۱)

(۱۱) جن کی تشریف آوری کی خوشی میں دیوار حرم نے بوجہ افتخار اپنا سر تا بعرش کر دگار پہنچایا ـ (غزوات حیدری ص۲۳۱)

(۱۲) جن کے کعبہ میں داخل ہونے کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تکبیر کہنے پر بت منہ کے بل گر گئے (غزوات حیدری ص۲۳۱)

(۱۳) جن کو فاروق کا لقب دربار رسالت سے عطا ہوا (طبقات)

(۱۴) مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ کے پیش نظر جن کی مٹی کا خمیر بہشت بریں کی مٹی سے بنایا گیا ـ (ترجمہ مقبول)

(۱۵) جنہوں نے کفر کو چیلنج کر کے بیت اللہ کے اندر مشرکین کے روبرو نماز ادا کی (زرقانی ج ا ص۱۷۱)

(۱۶) جنہوں نے جنگ بدر کے قیدیوں کے متعلق ان کے قتل کا مشورہ دیا ـ (تفسیر ابن کثیر)

(۱۷) غزوۂ تبوک کے موقع پر جنہوں نے اپنے مال کا نصف حصہ پیش کر کے صاحب نبوت کی خوشنودی حاصل کی ـ

(۱۸) خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے بارے میں لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ فرمایا (مشکوۃ شریف)

(۱۹) جن کی تقریر دلپذیر اور جرأت نے ثقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین وانصار کا اختلاف مٹا دیا ـ (تاریخ الملوک والامم)

(۲۰) جن کی حکومت عدالت، سیاست کو دیکھ کر سیدنا علی المرتضیٰ نے آپ کو مسلمانوں کا ملجا وماویٰ قرار دیا ـ (نہج البلاغہ ص۳۴ ج ۲)

(۲۱) جن کی ذات بابرکات کو سیدنا علیؓ نے فرمان وشادان قیم بالا فرمایا ـ (نہج البلاغہ ص۳۹ ج ۲)

(۲۲) جن کے لشکر کو دیکھ کر سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ

(باقی آئندہ)

مہکتی کلیاں

فریدہ اشتیاق اچھرہ لاہور

۱ ـ دوسروں کی خوشی کی خاطر اپنی خوشی قربان کر دو یہی انسانیت ہے ـ

۲ ـ جو شخص تکبر کرتا ہے وہ سر کے بل گرتا ہے

۳ ـ اخلاص کا اچھا ہونا محبت الٰہی کی دلیل ہے ـ

۴ ـ اگر نیکی بھی نہیں کر سکتے تو گناہ مت کرو

۵ ـ برا ہے وہ شخص جو توبہ کی امید پر گناہ کرے اور زندگی کی امید پر توبہ نہ کرے ـ

۶ ـ کسی کو راہ بتانا بھی صدقہ ہے

۷ ـ بہترین دعوت وہ ہے جس میں غریبوں کو شریک کیا جائے ـ

۸ ـ انسان کی قابلیت اور شرافت اس کے لباس سے نہیں ـ اس کے کردار اور فعل وگفتار سے ہوتی ہے

۱۰ ـ عقل کی آنکھوں کو بند کرنے سے حرص جاگ اٹھتی ہے ـ

۹ ـ ایسے فائدے سے درگزر کرو جو دوسروں کے نقصان کا باعث ہو

۱۱ ـ شرم مردوں کے لئے خوب ہے مگر عورتوں کے لئے خوب تر ہے ـ

اللہ اور اس کے رسولؐ کی پیاری پیاری باتیں

وہ چکنا چور ہو جائے گا

تباہی ہے اس شخص کے لیئے جو لوگوں کو طعنے دیتا ہے اور پیٹھ پیچھے بُرائیاں کرنے کا عادی ہے جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا ہر گز نہیں وہ شخص چکنا چُور کر دینے والی جگہ پر پھینک دیا جائے گا۔ (القرآن)

خوشحالی مگر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جو لوگ بس اسی دنیا کی زندگی اور اس کی خوشحالی کے طالب رہتے ہیں ان کی کارگزاری کا سارا پھل ہم یہیں ان کو دے دیتے ہیں اور اس میں اُن کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لئے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (القرآن)

غنیمت ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔

۱ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔

۲ صحت کو بیماری سے پہلے۔

۳ خوش حالی کو محتاجی سے پہلے۔

۴ فراغت کو مشغولیت سے پہلے۔

۵ زندگی کو موت سے پہلے۔ (مشکوٰۃ شریف)

کمائی جو راس نہ آئے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کوئی بندہ حرام کمائے۔ پھر اس میں سے خدا کی راہ میں صدقہ کرے تو یہ صدقہ اس کی طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا اور اگر اپنی ذات اور گھر والوں پر خرچ کرے گا تو برکت سے خالی ہوگا اگر وہ اس کو چھوڑ کر مرا تو وہ اس کے جہنم کے سفر میں زاد راہ بنے گا۔

اللہ تعالیٰ برائی کو برائی کے ذریعہ نہیں مٹاتا بلکہ برے عمل کو اچھے عمل سے مٹاتا ہے بلاشبہ خباثت سے خباثت نہیں مٹتی۔ (مشکوٰۃ)

فلاح پانے والے ۔ ۔ ۔ ۔

اور تم میں سے ایک ایسی جماعت تو ضرور ہونی چاہیئے جو نیکی کی طرف بلاتی ہو۔ اچھے کام کا حکم دیتی ہو اور بُرے کام سے روکتی ہو اور فلاح پانے والے ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ (القرآن)

انسان اور شیطان

شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی اُمید دلاتا ہے اللہ بڑا فراخ دست اور دانا ہے۔ (القرآن)

عذاب دونوں کیلئے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عام لوگوں کو بُرے اعمال کی سزا نہیں دیتا جب تک نوبت یہاں تک نہ پہنچ جائے کہ وہ اپنے سامنے بُرے کام ہوتے دیکھیں اور اُن کو روکنے کی قدرت رکھتے ہوں اور پھر نہ روکیں جب کہ وہ ایسا کرنے لگتے ہیں تو اللہ خاص اور عام سب پر عذاب نازل کرتا ہے۔ (مسند احمد)

سب سے زیادہ وزنی عمل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کی میزان عمل میں سب سے زیادہ وزنی اور بھاری چیز جو رکھی جائے گی وہ اُس کے اچھے اخلاق ہوں گے۔ (حضرت ابو درداءؓ۔ ابو داؤد۔ ترمذی)

جس کا آج کا دن کل سے بہتر نہیں وہ تباہ ہو گیا۔

مومن کا ہر آنے والا دن گزرے ہوئے دن سے بہتر ہوتا ہے (حدیث)

دلوں کا زنگ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قلوب دل، زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح پانی پڑنے سے لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ دلوں کے زنگ کو کس طرح دور کیا جاسکتا ہے فرمایا دلوں کا زنگ دو چیزوں سے دور ہوتا ہے ایک یہ کہ آدمی موت کو کثرت سے یاد کرے اور دوسرے یہ کہ قرآن پاک کی کثرت سے تلاوت کرے۔ (مشکوٰۃ)

مومن نہیں ہو سکتا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات میری لائی ہوئی ہدایت کے تابع نہ ہو جائیں۔ (مشکوٰۃ)

عقلمند اور نادان

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا جائزہ لیتا ہے اور آخرت میں نجات اور کامیابی کے لئے عمل کرے اور نادان وہ ہے جو ایک طرف تو اپنے نفس کی خواہشوں کو پورا کرنے میں لگا ہے اور دوسری طرف اللہ سے رحم و کرم اور معافی کی بڑی بڑی اُمیدیں لگائے بیٹھا ہے۔

اقوال زریں

حمید اللہ اچرخیل لکی مروت

۱۔ علم بغیر عمل وبال ہے اور عمل بغیر علم گمراہی ہے (ارشاد نبویؐ)

امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
چند یادیں

شن رہیں کمیشن آیا ہوا تھا۔ ہندو کانگرس جس میں نیشلسٹ مسلمان، سرحدی سرخپوش، پنجاب میں مجلس احرار، خاکسار، جمیعت علمائے ہند اور دیگر جماعتیں تھیں۔

کانگرس یہ ثابت کرنا چاہتی تھی کہ ہندو مسلمان ایک قوم ہیں۔ مسلم لیگ یہ کہتی تھی کہ ہندوستان میں ایک نہیں دو قومیں ہیں۔ شاہ صاحب دہلی میں تھے۔ کمیشن کو یہ بتانا مقصود تھا، دیکھیں ہندو اور مسلمان ایک ہیں؟ ایک اسٹیج پر ہیں؟ ہم سب ایک ہیں؟ شاہ صاحب کو جواہر لال نہرو نے فون کیا کہ شاہ صاحب آپ نے ریس کورس گراؤنڈ میں ہندو مسلمان اتحاد پر تقریر کرنی ہے۔ مگر شاہ صاحب نے انکار کر دیا۔ یکے بعد دیگرے مہاتما گاندھی، سردار پٹیل وجے لکشمی اس وقت کے بڑے بڑے لیڈروں نے از حد زور لگایا۔ مگر شاہ جی نے انکار کر دیا کہ ہمارا مسلم لیگ سے محل وقوع کا خلاف ہے۔

آخر مولانا ابوالکلام آزاد کو جو صدر کانگریس تھے کہا گیا۔ شاہ جی نے بعد اصرار احتراماً اقرار کر لیا۔ ادھر کانگریس نے ہندوستان سے دور دور سے لوگ جمع کر لیے۔ دولت کی فراوانی تھی۔ ریس کورس گراؤنڈ میں شاہانہ طریقے سے انتظام کیا گیا۔ اسٹیج تقریباً ۱۰-۱۵ فٹ اونچا بنایا گیا۔ ہندوستان بھر سے کانگریس کی مشہور شخصیات اور پورا کمیشن بیٹھا ہوا تھا۔ ہجوم کا یہ عالم تھا کہ کانوں پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی۔ کمیشن کے سربراہ نے جواہر لال نہرو سے کہا کہ اتنے ہجوم کو کس طرح سے قابو میں لایا جا سکتا ہے۔ نہرو نے کہا کہ صرف ایک شخصیت شاہ صاحب۔ رات کے دس بجے چکے تھے ہوا چل رہی تھی۔ نظمیں وغیرہ ہو رہی تھیں۔ تقریر کوئی شنوائی نہ تھی کہ اتنے میں زندہ باد امیر شریعت زندہ باد کے زور دار نعرے سنائی دینے لگے۔ پھر کیا تھا تمام اجتماع ایک مجسم صورت دیکھنے کے لئے کھڑا ہو گیا نعروں کی گونج بڑھتی گئی۔ امیر شریعت زندہ باد کے نعروں سے تمام فضا گونج رہی تھی۔ تمام کانگریس اور برطانیہ، امریکہ کمیشن کے سبھی کے سبھی افراد احتراماً کھڑے ہو گئے۔ اب کیا تھا۔ تالیوں کی گونج اور نعروں کے سوا کچھ نہ تھا۔ جوانی کا عالم سرخ و سفید رنگ نورانی چہرہ، سر پر سفید رومال سرخ قمیص، ہاتھ میں چمکتی ہوئی کلہاڑی کے ساتھ اسپیکر کے سامنے آ گئے۔ پھر ایک بار تالیوں کی گونج سنائی دی۔

میں اس وقت کا منظر تحریر میں بیان نہیں کر سکتا کہ۔ شاہ جی نے رومال سر سے کھولا، زلفوں کو جھٹکا دیا۔ پھر رومال سر پر باندھا، عادت کے مطابق الحمد للہ فرمایا پھر یہی لفظ دہرایا۔ فضا ہوا اڑنے والے ذرے، چاند، تارے سب دو لفظوں سے منجمد ہو گئے۔ ایسے جیسے یہاں پر کوئی انسان چرند اور پرند پیدا ہی نہیں ہوا۔

اگر آپ ان کی ایک کروڑ تقریریں بھی لیں وہ پہلے تین دفعہ الحمد للہ فرمایا کرتے تھے اور پھر خطبہ مسنونہ پڑھا کرتے تھے۔ ۱۵ منٹ تک قرآن کا آسمان سے نزول ہوتا رہتا ہر شخص بے خودی کے عالم میں تھا۔ کسی کو کسی کی خبر نہ تھی صرف ایک مدھری آواز تھی جو عربی لہجہ میں بلند ہو رہی تھی۔

لوگوں کی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب تھا پھر شاہ جی نے کہنا شروع کیا۔ مجھے سب سے پہلے گاندھی جی نے فون کیا کہ آپ نے ہندو مسلم اتحاد پر تقریر کرنی ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے بھی یہی کہا۔ آخر مولانا ابوالکلام آزاد کے کہنے پر راضی ہوئے اب فیصلہ آپ پر ہے۔

میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں۔

کہ ہندو مسلم اتحاد کی رٹ لگائی جا رہی ہے۔ زور دار آواز میں کہا۔ میں تم سے سوال کرتا ہوں "مجھے بتاؤ ہندو گائے کو پوجتے ہیں۔ مسلمان گائے کو کھاتے ہیں۔ بتاؤ ان کا اور ہمارا اتحاد کیسے ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر یہ کہیں کہ آؤ سب مل کر بدپدر فرنگی کو ملک سے نکال دیں یہ بات تو مانی جا سکتی ہے۔ اور یہاں تک ان کا ساتھ دے سکتے ہیں بس یہ الفاظ کہنے تھے کہ سب قوموں نے مل کر داد دی۔ کمیشن نے نہرو سے پوچھا کہ یہ کیا کہا ہے کہ داد ملی ہے؟

نہرو نے لفظوں کو دھرایا ۲ گھنٹے شاہ جی اسی موضوع پر بولتے رہے ایک شخص کی بھی سانس لینے کی آواز نہ سنائی دیتی تھی۔

صبح غیر ملکی اخباروں نے بمبئی، کلکتہ اور بڑے بڑے شہروں کے اخباروں میں شاہ جی کی تقریر اور تصویر پہلے صفحہ پر شائع ہوئی۔ اس وقت موضوع تقسیم کا تھا نیشلسٹ مسلمان پنجاب، بنگال کی تقسیم کا مخالف تھا۔ ہندو کہہ رہا تھا پہلے نکالو اور پھر بانٹو مسلم لیگ چاہتی تھی پہلے تقسیم ہو اور علیحدہ علیحدہ حکومتیں قائم ہوں۔

یہاں میرا مقصد صرف شاہ جی کی تقریروں کا سلسلہ بتانا ہے۔ ایک بار لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں سوچو جب سے دنیا بنی ہے آج تک کوئی ہندو حکومت قائم نہیں ہوئی راجہ، مہاراجہ کے علاوہ کچھ نہیں ہوئے مسلمانوں تم خود اپنے ہاتھوں

ہندوؤں کو اتنی بڑی حکومت بنا کر دے رہے ہو جو قدم قدم پر ہماری ترقی اور مذہبی روایات میں رکاوٹ پیدا کرے گا۔ پھر یہاں کے آٹھ کروڑ مسلمان یہ ہمارے بزرگوں کے مزار، یہ شاہ جہاں کی مسجد جو سوال کرتی ہے کہ مجھے کس کے سہارے چھوڑ جاؤ گے۔ یہ بارہ سو میل تک کا کیا ہوگا۔

ایک مرتبہ تقریر میں کہا کہ ہندوستان کی آزادی کی ضرورت تو ہم مسلمانوں کو ہے یہ ملک ہمارے آباؤ اجداد کی آٹھ سو سالہ امانت ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ہندو ہمکو کھا جائے گا ہندو لالہ تو ایک مرغی کا انڈہ نہیں کھا سکتا۔ مسلمانوں ہندو مرا جلا خاک اڑی اور ختم آزادی تو ہمکو چاہیے کہ مرنے کے بعد بھی دو فٹ جگہ نہیں درکار ہے۔

ایک مرتبہ پیسہ اخبار انارکلی میں تقریر کر رہے تھے رات کا ایک بج چکا تھا۔ کلہاڑی کو اٹھایا اور اس کے پھل پر انگلیوں سے نقشہ بناتے جاتے اور فرماتے جاتے اگر تقسیم ہوئی بنگال پنجاب کی تو یہاں ہندو کٹے گا یہاں مسلمان کٹے گا اتنا نقصان ہوگا خدا گواہ ہے وہی ہوا جو انہوں نے ۱۹۴۶ء میں فرمایا تھا جب پاکستان بن گیا تو آپ نے لاہور میں فرمایا کہ بس ہمارا جھگڑا مسلم لیگ سے محل وقوع تھا کوئی مکان بنانے سے پہلے ہر کوئی رائے دے سکتا ہے کہ کھڑکی یہاں، دروازہ یہاں ہو اور روشندان ایسے ہوں مگر مکان جب بن جاتا ہے تو تنقید کرنا احمقانہ بات ہے پھر زوردار الفاظ میں فرمایا کہ میرے ساتھیو! سن لو....... پاکستان بن گیا ہم سب اس میں سوار ہیں جو بدبخت اس میں چھید کرنا چاہتا ہے وہ ہماری جماعت سے نکل جائے مجلس احرار آج سے صرف ختم نبوتؐ کا کام کرے گی جو بھی سیاست میں جانا چاہتا ہے جس جماعت میں چاہے چلا جائے میں کسی کو اپنے پلیٹ فارم پر یہ اجازت نہیں دوں گا کہ یہ سیاست کے لیے استعمال کیا جائے پھر حکومت سے کہا کہ اگر بخاری کے بیٹے بھی وطن عزیز سے غداری کریں تو لاہور سے پشاور تک ایک ایک کو درختوں پر لٹکا دیا جائے پھر دنیا نے دیکھا کہ جب لیاقت علی نے مکا دکھایا تو وہ سارا پنجاب گاؤں گاؤں نادر شہر شہر پھرے اور مسلم لیگ میں شامل ہونے اور ملک کو مضبوط بنانے کی تعلیم دیتے رہے۔

تمہاری مہمانداری اللہ کو بہت پسند آئی

کامران خان پوری

حضرت ثابتؓ ایک صحابی تھے انہوں نے ایک دوسرے صحابی کو دیکھا تو سمجھ گئے کہ وہ بھوکے ہیں رات کا وقت تھا انہیں اپنے گھر لے گئے اور بیوی سے کہا کہ ایک مہمان ساتھ لایا ہوں بیوی نے کہا کہ صرف اتنا ہے کہ بچوں کے لئے کافی ہوگا کہ جب میں کھانا مہمان کے آگے رکھوں تو تم چراغ کی بتی درست کرنے کے بہانے بجھا دینا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا مہمان اندھیرے میں کھانا کھاتا رہا۔ اور میزبان حضرت ثابتؓ خالی منہ چلاتے رہے جیسے کھا رہے ہوں یہاں تک کہ میزبان نے سیر ہو کر کھا لیا۔

یہ ۱۹۲۱ء کی بات ہے

تحریر محمد فضل خان تاجپور شجاع آباد

لدھیانہ کے ایک کھلے میدان میں ہزاروں کا مجمع بت بنا بیٹھا ہے اور ایک درویش منش انسان اسٹیج پر بلند آواز سے تقریر کر رہا ہے۔ روشن فراخ جبیں موٹی چمکدار آنکھیں، سیاہ گھنی ڈاڑھی دیسی کھدر میں ملبوس وجیہہ و شکیل اور بارعب ہاتھ میں موٹا سا ڈنڈا تھامے زبان و ذکر کا [illegible] رہا ہے انداز اتنا دلکش اور سحر کن ہے کہ یوں لگتا ہے۔ ساری فضا پر جادو کر دیا گیا ہے

لوگ کبھی روتے ہیں کبھی ہنستے ہیں اسٹیج سے ذرا ہٹ کر مقامی تھانے کا انچارج بیٹھا ہے وہ جلسے کی رپورٹ لکھنے اور اگر ضرورت پڑے تو مقرر کو گرفتار کرنے آیا ہے۔ مگر اس کی آنکھیں حیران ہیں وہ بھی دیگر سامعین کی طرح مبہوت بیٹھا سر دھن رہا ہے۔ اور جوں ہی تقریر ختم ہوتی ہے وہ پولیس انچارج وردی اتار کر اپنے ساتھیوں کے حوالے کرتا ہے۔ استعفیٰ لکھ کر نوکری پر لات مارتا ہے اور مقرر کے قدموں میں جا بیٹھتا ہے اور پھر ساری عمر اسی مرد حق کے ساتھ گزار دیتا ہے یہ مرد حق امیر شریعتؒ تھے اور تھانیدار کا نام چوہدری افضل حقؒ ہے۔

یہ سن ۱۹۳۰ء ہے۔ امیر شریعتؒ ڈم ڈم جیل میں مقید ہیں ایک اعلیٰ انگریز حاکم معائنے کے لیے آتا ہے۔ اور شاہ جیؒ سے مخاطب ہوتا ہے۔

کہیے کیا حال ہے آپ کا؟

اللہ کا شکر ہے رب بے نیاز نے جواب ملتا ہے

کوئی سوال؟

با اختیار حاکم دوبارہ پوچھتا ہے۔

میں اللہ ہی سے سوال کرتا ہوں

نہیں میرا مطلب ہے کہ کوئی خدمت ہو تو بتائیے!

درویش سر اٹھاتا ہے اور پوری متانت اور سنجیدگی سے جواب دیتا ہے

"جی ہاں" آپ میرا ملک چھوڑ کر تشریف لے جائیے"

حاکم خاموش ہو کر آگے بڑھ جاتا ہے۔

بو ذرؓ کی غیرت، لاج رکھ لی جس نے ملت کی
عطاء اللہ شاہؒ کا بہت ربا ایسا نہ ہو جاؤ

(ظفر علی خان)

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

مریض اور روزہ

س :۔ کوئی ایسا شخص جو ضعیف ہو یا کسی بیماری مثلاً السر یا شوگر وغیرہ کا مریض ہو اور وہ کوشش کے باوجود روزہ نہ رکھ سکے تو اس کا فدیہ کیا ہے؟

ج :۔ ہر دن کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر دیا کریں۔

س :۔ اس کا فدیہ روزانہ دیا جائے یا اکٹھا دیا جائے؟

ج :۔ ہر دن کا فدیہ اگر الگ الگ مسکین کو دے دیا جائے تو اکٹھا بھی دے سکتے ہیں۔

س :۔ اگر اکٹھا دے سکتا ہے تو کیا گیہوں یا آٹا ہی دے سکتا ہے یا کچھ اور بھی دے سکتا ہے؟

ج :۔ گیہوں یا آٹا بھی دے سکتا ہے اور دو سیر گندم کی قیمت یا اس کے مساوی کوئی اور چیز بھی دے سکتا ہے۔

س :۔ مثلاً ایک رمضان کے اگر ۳۰۰ روپے بنتے ہیں تو ۳۰۰ روپے کا مختلف گھریلو سامان (آٹا، چاول، دال اور چینی وغیرہ) خرید کر کسی مستحق کے گھر میں رکھوا دیں؟

ج :۔ ٹھیک ہے۔

ام حماد۔ کراچی

۱۵ سال کی زکوٰۃ ادا کریں

س :۔ گزارش ہے کہ میری بیوی اپنا زیور جو کہ میں نے ٹھیک طرح نہیں دیکھا نہیں کیسا ہے اور کیا کیا ہے ۱۵ سال پہلے اپنی اماں کے گھر رکھ آئی تھی آج ۱۵ سال بعد اسے زکوٰۃ کا خیال آیا کہتی ہے کہ زکوٰۃ دا میں نے کہا زکوٰۃ وہ دے جس کے قبضہ میں مال ہے اس کا جواب مجھے رسالہ ختم نبوت میں دے کر مطمئن فرمائیے میری شادی کو ۱۶ سال بیت گئے ہیں؟

ج :۔ اس زیور کی زکوٰۃ آپ کی بیوی کے ذمہ ہے اگر آپ اس کے کہنے پر زکوٰۃ ادا کر دیں تو ادا ہو جائے گی ورنہ وہ دے۔

یوسف۔ کراچی

ٹی وی، وی سی آر

عبدالستار قریشی احمد پور شرقیہ

س :۔ آج کے دور میں گھر گھر وی سی آر عام ہو چکا ہے کئی لوگ فحش فلمیں چلاتے ہیں اور کئی لوگ حج پر مبنی فلمیں چلاتے ہیں علمائے کرام کی تقاریر اور مذہبی پروگرام دیکھاتے ہیں؟

ج :۔ ان میں سے کوئی بھی جائز نہیں فلمیں مطلقاً حرام ہیں۔

تحریم نام رکھنا

رضیہ شوکت گوجرانوالہ

س :۔ میں نے اپنی بیٹی کا نام قرآن پاک کی سورۃ تحریم سے تحریم نام رکھا تھا اس نے اس کے معنی پر غور نہیں کیا اب جب کہ اس کی عمر پندرہ سال ہے مجھے کسی مولانا نے بتایا ہے کہ اس کے معنی ٹھیک نہیں ہیں (یعنی حرام کی ہوئی)

ج :۔ تحریم کے معنی حرام کرنا۔ نام بدل لینا چاہیے۔

ایڈوانس

صفدر حسین بلوچ جھٹ پٹ

س :۔ زید نے ۲۰ ایکڑ زمین صفدر کو اجارہ داری پر دی اس شرط کے مطابق کہ زمین کی پیداوار سے کاشتکار کا حصہ نکال کر بقایا پیداوار کو ۱۶ حصص میں تقسیم کیا جائے گا دس حصص صفدر کے ۶ مالک زمین کے یعنی زید کے اور مالیہ اور واٹروں کی کھدائی صفدر کے ذمہ ہوگی اور کھاد کے ۶ حصص مالک اور ۱۰ حصص صفدر دے گا لیکن صفدر کو دس ہزار ایڈوانس دینے ہوں گے جو کہ اجارہ کی مدت پوری ہونے پر مالک زمین یعنی زید صفدر کو پوری رقم واپس کر دے گا۔ کیا یہ صورت جائز ہے یا نہیں کیا یہ ایڈوانس دینا جائز ہے؟

ج :۔ اس عقد کے ساتھ ایڈوانس کی شرط غلط ہے لہٰذا یہ معاملہ فاسد ہے۔

حاجیوں کے لئے غسل مستحب ہے

دلاور حسین کوٹ ڈی

س :۔ پنجاب میں ہم بچپن سے یہ دیکھتے آرہے ہیں اور سنتے آرہے ہیں کہ عیدالاضحیٰ کے دن جو کہ حج کا دن کہلاتا ہے اس دن ہر ایک آدمی صبح اٹھ کر نہانا ثواب سمجھتا ہے اور اسلام میں حج کے دن نہانا جائز سمجھتا ہے اس غسل کو حدیث و فقہ کی کتابوں میں جائز قرار دیا گیا ہے؟

ج :۔ حج کے دن (نو ذوالحجہ کو) وقوف عرفات کیلئے حاجیوں کو زوال کے بعد غسل کرنا مستحب ہے دوسروں کے لئے نہیں۔

کنواں ناپاک ہوگیا

س :۔ ہم نے ایک کنواں اپنی زمین کو آباد کرنے کی

بجنت سے کھودا جو عام کنوؤں کی نسبت سے بڑا کنواں سمجھا جاتا ہے اس کی گولائی پندرہ فٹ ہے اور گہرائی تقریباً ۱۲ فٹ ہے ابھی عرض یہ ہے کہ مذکورہ کنویں میں اگر کوئی چوہا یا چڑیا، بلی وغیرہ گر جائے اور مر جائے تو کیا پانی ناپاک ہو جائے گا یا نہیں آیا مذکورہ کنواں بڑے پانی کے حکم میں ہے یا نہیں؟

ج:۔ زیادہ پانی والا تالاب وہ ہے جس کا رقبہ چاروں سمتوں کو ملا کر ۱۰۰ گز بنتا ہو گہرائی خواہ کتنی ہو اس کا اعتبار نہیں ہے آپ کا کنواں اتنا بڑا نہیں ہے لہٰذا وہ ناپاک ہو جائے گا اور اس کو طریقۂ معروف سے پاک کرنا ہو گا

محمد عمر: فیروز آباد

نماز کے مسائل

محمد عبداللہ — واہ کینٹ

س:۔ اگر نماز میں کوئی آدمی دوسری یا تیسری رکعت میں آئے تو امام کے سلام پھیرنے پر وہ کھڑا ہو کر پہلے دوسری رکعت اور پھر پہلی رکعت پڑھے یا پہلے پہلی رکعت اور پھر دوسری رکعت؟

ج:۔ جتنی رکعتیں رہ گئی ہیں ان کو قرأت کے لحاظ سے اپنی نماز کا ابتدائی حصہ سمجھے ان میں سے پہلی کو پہلی اور دوسری کو دوسری سمجھے۔

س:۔ اگر کوئی آدمی نماز امام کے ساتھ پڑھے تو وہ تمام الفاظ نہیں کہے گا جو امام کہے مثلاً اللہ اکبر یا کہے گا؟

ج:۔ جب امام قرأت کرے تو مقتدی خاموش رہے باقی تمام اقوال وافعال امام کے ساتھ ادا کرے۔

تین مسئلے

بادشاہ آمین — کراچی

س:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات میں کبھی اذان دی ہے یا نہیں اور اگر دی ہے تو کون سی مسجد میں دی ہے؟

ج:۔ کسی صحیح روایت سے آپ کا اذان کہنا ثابت نہیں ہے۔

س:۔ حضرت ابراہیم علیہ سلام نے جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر قربانی کی تھی اس کا گوشت کس نے کھایا تھا؟

ج:۔ کہیں پڑھا نہیں ہے؟

س:۔ سنت کے بعد دعا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

ج:۔ جائز ہے مگر اپنی اپنی انفرادی دعا کریں۔

س:۔ جمعہ کے دن جو امام صاحب اونچی آواز میں دوران خطبہ درود شریف پڑھتے ہیں امام کے ساتھ مقتدیوں کا اونچی آواز میں درود پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:۔ زبان سے پڑھنا جائز نہیں دل میں پڑھ لیجئے۔

حلالے کا مسئلہ

طارق محمود — خوشاب

س:۔ آپ کے مسائل زیر عنوان مسائل عبدالرحیم صاحب نے مسئلہ طلاق ثلاثہ فی وقت واحد کے بارے میں سوال دریافت کیا تو آنجناب نے جواب میں فرمایا کہ تین طلاقیں ہو گئی ہیں اور اب شرعی حلالہ کے بغیر دوبارہ نکاح کی بھی گنجائش بھی نہیں ہے۔ محترم ہمارے گاؤں میں بھی اسی قسم کا واقعہ ہوا ہے میں آپ سے فقط شرعی حلالہ کے متعلق مسائل ہوں گے وہ کیا؟

ج:۔ شرعی حلالہ کا مطلب یہ ہے کہ عدت کے بعد اگر عورت چاہے تو دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے اور دوسرا شوہر صحبت کے بعد مر جائے یا از خود کسی وجہ سے طلاق دے دے اور اس کی موت یا طلاق کی عدت بھی گزر جائے تو یہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہو گئی۔ اب اگر پہلے شوہر سے نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔

مسجد کے برابر مکان میں عورتوں کا نماز پڑھنا

حافظ محمد صابر صفدر — سرگودھا

س:۔ مستورات جو مسجد کے نزدیک مکان میں ہوں اس میں کھڑے ہو کر نماز جمعہ وعیدین امام کی تکبیر پر ادا کر سکتی ہیں یا نہیں؟

ج:۔ اقتداء صحیح ہونے کے لئے اتصال صفوف شرط ہے۔ پس اگر صفیں اس مکان تک پہنچتی ہوں تو عورتوں کا اقتداء صحیح ہے ورنہ نہیں۔

س:۔ جو شخص داڑھی منڈواتا ہو یا ایک مشت سے کم ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج:۔ ایسا شخص فاسق ہے، اس کی اذان واقامت بھی مکروہ تحریمی ہے اور امامت بھی۔

شکار کھیلنے کا مسئلہ

محمد یوسف — کوئٹہ

س:۔ شکار کھیلنا از روئے شریعت کیسا ہے کیونکہ ہمارے اکثر دوست یہ مقولہ کہتے ہیں کہ شکار کھیلنے کا دن زندگی میں شمار نہیں ہوتا ہے؟

ج:۔ شکار کرنا محض لہو ولعب کے طور پر تو مکروہ ہے اور رزق حلال کی تلاش میں ہو تو جائز ہے بشرطیکہ فرائض شرعیہ فوت نہ ہوں۔

دونوں ہاتھوں سے مصافحہ

قاری احمد خان — کراچی

س:۔ میں نے پڑھا ہے کہ ہم جب مسلمان بھائی سے مصافحہ کریں تو ہمیں ایک ہاتھ کے بجائے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا چاہیے اس کا ثبوت حدیث سے پیش فرمائیں کیونکہ کچھ کہتے ہیں کہ مصافحہ ایک ہاتھ سے ہو جاتا ہے؟

ج:۔ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے ہونا چاہیے کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھائی اس حال میں کہ میرا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا یہ صحاح ستہ کی حدیث ہے اور امام بخاریؒ نے اس پر دو باب باندھے ہیں ایک مصافحہ اور دوسرا دونوں ہاتھوں سے پکڑنے کا اس سے معلوم ہوا کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ حضور کی سنت ہے۔

مرزا غلام احمد کا الہام اور محمدی بیگم

عبدالغنی طارق

مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کر کے نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کو تہ بھولایا حالانکہ نبی تو قبل از نبوت بھی معصوم ہوتا ہے بعد از نبوت بھی۔ لیکن مرزا کا بچپن لوگوں کو مرتبہ بیان ہو چکا ہے کہ کیسے والد کی پنشن حاصل کر کے رنگ رلیاں منائی دعویٰ ختم نبوت ۲ /ے لیکن بعد از نبوت بھی ایسی حرکات سے باز نہ آیا دکھیں حضرات کیسے مرزا صاحب نے عشق مزاجی پورا کرنے کے لئے کلام اللہ کی آیات کا رد و بدل کیا اور لوگوں کو ہلاکت کی دھمکیاں سنائیں بالآخر خود ذلت کی موت مرا لیکن آسمانی منکوحہ کے حصول میں ناکام رہا۔

مرزا غلام احمد کے ایک چچا کا نام غلام محی الدین تھا مرزا غلام محی الدین کی لڑکی عمر النساء مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری سے بیاہی گئی تھی اور غلام احمد کی حقیقی بہن کی شادی احمد بیگ ہوشیار پوری کے حقیقی بھائی محمد بیگ سے ہوئی ان تمام رشتوں کے علاوہ احمد بیگ کی بہن مرزا غلام احمد کے چچازاد بھائی غلام حسین سے شادی ہوئی تھی جو تقریباً پچیس سال سے مفقود الخبر تھا مرزا احمد بیگ چونکہ پولیس میں ملازم تھا زیادہ تر ہوشیار پور سے باہر ملازمت پر رہتا تھا اس لئے عمر النساء قوما قادیان میں رہتی تھی اس کا معمول یہ تھا کہ جب احمد بیگ چھٹی پر ہوشیار آتے تو یہ قادیان سے ہوشیار پور چلی جاتی جب وہ اپنی نوکری پر چلے جاتے یہ دونوں اپنی بیٹی محمدی بیگم اور دوسری اولاد کو قادیان لے آتی۔

محمدی بیگم ایک بہت خوش جمال لڑکی تھی چونکہ اس کا نشوونما قادیان میں ہوا تھا اس لئے یہ ہمیشہ کی دیکھی ہوئی تھی۔ غلام حسین کی زمین سرکاری کاغذات میں اس کی منکوحہ یعنی احمد بیگ کی ہمشیرہ کے نام درج تھی اور چونکہ وہ اپنے مفقود الخبر شوہر کی زمین اپنے بھتیجے احمد بیگ کے بیٹے کے نام ہبہ کرنا چاہتی تھی کیونکہ مرزا غلام احمد بھی مفقود کا چچازاد بھائی تھا اس لئے ہبہ نامہ پر اس کے دستخط لازمی تھے احمد بیگ صاحب جب ہبہ نامہ پر دستخط کے لئے گئے ہر چند قرابت شرافت کا تقاضا یہی تھا کہ بغیر معاوضہ کے دستخط کر دیتا لیکن اس نے احمد بیگ سے یہ سلوک کیا کہ اس کی لڑکی محمدی بیگم کا نکاح اپنے ساتھ چاہا احمد بیگ نے مطالبہ کو نفرت کی نظر سے ٹھکرا دیا مرزا نے بڑی کوشش کی لیکن وہ کسی طرح بھی راضی نہ ہوا آخر کار اپنے من گھڑت الہاموں سے مرعوب کرنا چاہا۔

سنیئے! اس قادر مطلق نے فرمایا اس شخص (احمد بیگ) کی دختر (محمدی بیگم) کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان سے کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط پر کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لیے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے ڈھائی سال تک اور ایسا ہی لڑکی کا والد تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی خدا نے مقرر کر رکھا ہے کہ احمد بیگ کی دختر کلاں کو ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ ۔ ۔ لیکن مرزا احمد بیگ اور اس کے گھر والے ان الہامی گیدڑ بھبکیوں سے متاثر نہ ہوئے سلطان محمد جس کی طرف وہ لڑکی منسوب تھی ، اپریل ۱۸۹۲ء کو شادی کر دی مرزا کے الہام کے لحاظ سے سلطان محمد کی زندگی کا آخری دن ۱۱ اکتوبر ۱۸۹۴ء تھا لیکن قادیانی کا اعجاز کمال دیکھو وہ شخص اپنی مدت بعد بھی چالیس سے زائد تک زبردستی زندہ رہا پھر مرزا نے از سر نو پیشین گوئی کی۔

۱۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ایک اشتہار شائع ہوا جس میں ایک الہام لکھا تھا کہ حق تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ ان لوگوں نے ہماری نشانیوں کی تکذیب کی اور مذاق کیا سو خدا انہیں یہ نشان دکھلائے گا کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی ایک جگہ بیاہی جائے گی خدا اس کو پھر تیری طرف واپس لائے گا آخر وہ تیری نکاح میں آئے گی خدا سب رکاوٹیں دور کر دے گا خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں اس لڑکی کا اس عاجز کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم میں لکھا جا چکا ہے کیونکہ اس کے لئے یہ فقرہ الہام الہیٰ ہے **لا تبدیل لخلق اللہ** یعنی میری بات ہرگز نہیں ٹلے گی اگر ٹل جائے تو خدا کا کلام باطل ہوتا ہے میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی میں سب لوگوں کو اٹھا دوں گا۔

خدا تعالیٰ کے غیر متبدل وعدے پورے ہو جائیں گے کیا کوئی زمین سے جوان کو روک دے اے بد فطرتو۔ لعنتیں بھیج لو، مذاق کر لو، لیکن عنقریب دیکھو گے کہ کیا ہوتا ہے مرزا نے اسی سال ۲ اکتوبر کے ایک اشتہار میں لکھا میں دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و علیم اگر احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح آنا یہ پیشگوئی تیری طرف سے ہے تو اس کو ظاہر فرما کر دل باطن حاسدوں کا منہ بند کر دے اور اگر یہ تیری طرف سے نہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت سے ہلاک کر دے۔

اس غیر مستجاب دعا کے تقریباً سوا دو سال بعد یعنی ۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء کو مرزا نے کتاب انجام آتھم شائع کی اس میں لکھا کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح خدا بزرگ کی تقدیر مبرم ہے اور عنقریب اس کا وقت ظہور ہے اور میں اپنے کو اس بات پر صدق یا کذب کے معیار ٹھہراتا ہوں میں نے یہ بات خود نہیں کہی بلکہ خدا تعالیٰ نے کہی ہے۔

۱۹۰۰ء میں مرزا غلام احمد کو الہام ہوا وہ بڑھا ایک ... مرزا نے ۲۹ ستمبر ۱۹۰۰ء کو ... اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے لکھا کہ یہ پیشین گوئی اس نکاح نسبت ہے جس پر نادان مخالف جہالت اور تعصب سے اعتراض کرتے ہیں۔

اس کے بعد غلام احمد نے اگست ۱۹۰۱ء میں گورداسپور عدالت میں حلفاً بیان کیا کہ احمد بیگ کی دختر جس کی نسبت یہ پیشین

باقی صفحہ ۳۰ پر

شیزان کے بارے میں دارالعلوم کورنگی کا فتویٰ

بخدمت جناب مفتی صاحب دامت برکاتہم دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر۱۴

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون

مندرجہ ذیل مسئلہ قرآن وسنت کی روشنی میں حل فرما کر ممنون فرماویں۔

مسئلہ یہ ہے کہ جیسا آپ کو معلوم ہے کہ مشروبات کی دنیا میں ایک نیا مشروب "شیزان" نام کا آیا ہے، جسے لوگ بڑے شوق سے پیتے ہیں اور کمپنی کی جانب سے اس کی تشہیر بھی کافی ہوتی ہے، لیکن سننے میں آیا کہ یہ کمپنی قادیانیوں کی ہے اور ہفت روزہ "ختم نبوت" میں اس مشروب کا بائیکاٹ کرنے کے لئے بھی کہا گیا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس مشروب کا بیچنا پینا اور اس سے حاصل شدہ کمائی کا کیا حکم ہے؟ نیز کیا قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ضروری ہے؟ پھر اشکال یہ ہے کہ اگر "شیزان" قادیانیوں (جو کہ غیر مسلم ہیں) کی مصنوعات میں سے ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے۔ تو دیگر جو مشروبات بھی غیر مسلم انگریز کمپنیوں کے تیار کردہ ہیں، انہیں بھی ممنوع ہونا چاہیئے (حالانکہ آج تک کسی نے اس سے منع نہیں کیا) امید قوی ہے کہ جناب والا اس مشکل کو حل فرما کر مطمئن فرماویں گے اور مدلل ومکمل جواب مسئلہ مذکورہ کا عنایت فرما کر ممنون فرماویں گے۔

المستفتی: حافظ امین

۷۸۶

الجواب ومنہ الصدق والصواب

سب سے پہلے یہ اصولی بات ذہن نشین کر لیں کہ مصنوعات میں سے کسی بھی چیز کو صرف اس وجہ سے ناجائز نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کسی غیر مسلم کمپنی کی تیار شدہ ہے، بلکہ ناجائز ہونے کی اصل وجہ کچھ اور ہے، اور وہ یہ ہے کہ جو غیر مسلم کمپنی اپنی مصنوعات کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ مخصوص طریقہ سے ایک خاص مشن کے تحت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اور ان کو نقصان پہنچانے میں صرف کرتی ہو۔ اسی طرح دین اسلام کے خلاف اپنے غلط عقیدے اور نظریے کی نشر واشاعت میں خرچ کرتی ہو اور اس سے واقعۃً اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچنے کا سخت اندیشہ بھی ہو تو ایسی صورت میں ایسا غیر مسلم کمپنی کی مصنوعات کو خریدنا اور ان کے کاروبار کو آگے بڑھانے کا موقع دینا، گویا ان کے ناجائز عزائم اور اسلام کے خلاف ان کے مشن میں بپردہ تعاون کرنے کا مترادف ہے۔ جو کسی بھی مسلمان کے لئے جائز قرار نہیں دیا جا سکتا، اور نہ ایمانی جذبہ رکھنے والا کوئی مسلمان ایسا کام کر سکتا ہے اور جن غیر مسلم کمپنیوں کا معاملہ اس طرح نہیں ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے تو پھر ایسے غیر مسلم کمپنی کی جائز مصنوعات کو خریدنا مسلمانوں کے لئے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں

ان تفصیلات کے بعد اصل مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ اس سے پہلے کئی سوالات کے ذریعہ ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ "شیزان فیکٹری" کی مصنوعات کی آمدنی کا بہت بڑا حصہ مرزائیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے اور اسلام اور مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچانے میں صرف ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ شیزان فیکٹری مرزائیوں کو سالانہ لاکھوں روپیہ مرزائیت کی نشرواشاعت کے لئے دیتی ہے۔ اگر یہ باتیں درست ہیں تو ایسی صورت میں "شیزان" کی مصنوعات میں سے کسی چیز کا خریدنا بھی اور اپنے استعمال میں لانا مسلمانوں کے لئے جائز نہیں۔

اور جہاں تک دوسری غیر مسلم کمپنیوں کی مصنوعات کی خرید وفروخت کا تعلق ہے تو اس کا حکم بھی اسی تفصیل کے مطابق ہے کہ اگر غیر مسلم کمپنیاں بھی اپنی مصنوعات کی آمدنی کا بڑا حصہ مرزائیوں کی طرح ایک خاص مشن کے تحت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صرف کرتی ہو تو ان کی مصنوعات کی خرید وفروخت بھی مسلمانوں کیلئے جائز نہیں، ورنہ جائز ہے — واللہ اعلم

محمد کمال الدین غفرلہ

دارالافتاء دارالعلوم۔ کراچی ۱۴

۱۸-۱۱-۱۴۰۸ھ

جواب صحیح ہے، اور مرزائیوں اور دوسرے غیر مسلموں مثلاً عیسائیوں اور یہودیوں میں فرق یہ بھی ہے کہ وہ لوگ اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرتے ہیں، لہٰذا کسی التباس کا اندیشہ نہیں، اس کے برخلاف مرزائی اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے، بلکہ مسلمان کی حیثیت سے متعارف کراتے ہیں۔

واللہ سبحانہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۱۹-۱۱-۱۴۰۵ھ

ختم نبوت زندہ باد

مطب صدیقی — ھوالشافی

تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں

حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

پاکستان میں موجودہ طریقہ سے ہٹ کر اسلامی طرز انتخاب

تحریر: علامہ محمد عطاء اللہ خان ترمذی

غیر مشروط بالغ حق رائے دہی کی بنیاد پر براہ راست پاکستان میں عام انتخابات خواہ جماعتی طرز پر ہوں یا غیر جماعتی دونوں طریقے خلفائے راشدین کے مثالی اسلامی دورِ حکومت کے سیاسی نظام سے مطابقت نہیں رکھتے۔ صرف اس مفروضے کی بناء پر کہ اسلام نے کسی واضح طرز انتخاب کی پابندی کا حکم نہیں دیا ہے، خلفاء راشدینؓ کے مثالی طرز انتخاب کو مغربی طرز جمہوریت کی نقالی میں نظر انداز کرنا کسی طرح بھی موزوں نہیں ہے بلکہ ایک خالص اسلامی فلاحی مملکت کے قیام کے لئے خصوصاً جبکہ ہمارے ملک میں ہمارے معاشرے کی مسلمان اکثریت ایک انتہائی بگڑے ہوئے معاشرے کی بگڑی ہوئی پیداوار ہے تو یہ انتہائی ضروری ہے کہ اس کے طرز انتخاب کی بنیاد خلفاء راشدینؓ کے مثالی اسلامی دورِ حکومت کے سیاسی نظام پر ہو۔

امیدوار کا خود کھڑا ہونا یا عوام کا امیدوار کھڑا کرنا اسلامی نظام سیاست سے طرز انتخاب کے خلاف ہے

مثالی اسلامی نظام سیاست میں نہ تو خلفاء راشدینؓ خود ہی اور نہ ہی ارکانِ شوریٰ امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہوئے ہیں اور نہ ہی ابتداء میں براہ راست عوام نے انہیں اپنا امیدوار کھڑا کیا۔ بلکہ اسلامی نظام سیاست میں مسلمانوں کا کام باہمی مشورہ سے طے پاتا ہے۔ اس لئے خلفاء راشدینؓ کے اسلامی دورِ حکومت میں امت کے بہترین باشعور خدا ترس بااعتماد لوگ سب سے پہلے باہمی مشورہ سے متقی اور ہر لحاظ سے اہل ترین انسان کو خلافت کے عظیم منصب کے لئے نامزد کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے۔ پھر بعد میں عام مسلمان اپنی بیعت کے ذریعے ان کے اس انتخاب میں شریک ہو کر اس کی تائید و توثیق کرتے تھے۔

اور منصب و اقتدار کی نفسانی خواہش سے امکان کے پیش نظر یہ غیر مناسب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی مملکت میں اسلامی نظام سیاست کی رو سے کسی منصب و اقتدار کی خواہش کرنے کو ناپسندیدہ اور ناجائز قرار دیا ہے۔

مملکت پاکستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر اسلامی طرز انتخاب کی موزوں تجویز

تعامل خلفاء راشدینؓ اور اسلامی نظام سیاست کی رو سے ہمارے ملک میں انتہائی موزوں اور بہتر طرز انتخاب یہی ہے کہ ہر قسم کے تعصبات سے مبرا، متقی، قابل اعتماد، اہل علم، صاحب سیاسی بصیرت، پروفیسر، علماء، جج وکلاء پر مشتمل سلیکشن کمیٹی، جس کا ہر فرد اپنے وسیع تحقیقاتی ذرائع سے یہ مکمل تفتیش کرے کہ تقویٰ اور صلاحیت کے اعتبار سے واقعی یہ شخص اس منصب کے لائق ہے اگر مناسب سمجھے تو مزید انٹرویو کے ذریعے اطمینان حاصل کر کے اسے اس منصب کے لئے نامزد کر دے۔ جیسا کہ ھادی کامل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ ابن جبل کو یمن میں ایک منصب پر تعیناتی کے لئے ارسال فرماتے وقت دریافت فرمایا کہ "یَا مُعَاذُ بِمَ تَحْکُمُ" اے معاذ وہاں جا کر کس قانون کے تحت فیصلہ کرو گے، جواب میں عرض کیا: "فبسنۃ رسول اللہ" (پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنے فیصلہ کی بنیاد بناؤں گا)۔ حضورؐ نے حضرت معاذ ابن جبلؓ کا یہ جواب سن کر اطمینان فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی اہلیت کا پتہ اور اطمینان انٹرویو کے ذریعے سے بھی کیا جا سکتا ہے۔

رائے دہی کا حق صرف باشعور، عاقل، بالغ صالح مومن کو ہی ہونا چاہیے

سلیکشن کمیٹی مذکور اپنے نامزد افراد کے بارے میں صرف صالح مومنوں سے اپنی دیانتدارانہ نامزدگی کی تائید کرائے۔ خواہ وہ استصواب رائے کے ذریعے سے ہو یا ووٹ کے ذریعے سے، مگر یہ رائے دہی کا حق صرف باشعور عاقل، بالغ صالح مومن کو ہی ہونا چاہیے۔

یہاں باشعور سے مراد، ملک وملت پر رائے دہی سے پیدا ہونے والے اثرات کے انجام کا شعور رکھنا ہے۔ اور صالح سے مراد اسلامی احکام و اخلاق کا پابند ہونا اور کبیرہ گناہوں کا مرتکب نہ ہونا ہے۔

اسلامی نظام سیاست میں سب سے پہلے نامزد کرنے کا حق امت کے بہترین سیاسی بصیرت رکھنے والے اہل علم متقی صالح مومن کو ہے

یہ اسلامی طرز انتخاب اس مغربی جمہوری طرز انتخاب سے بہتر اور انتہائی لائق اعتماد ہوتا ہے۔ جس میں انتخاب کا حق بالغ رائے دہی کی بنیاد پر براہ راست ہر قسم کے عوام کو ہوتا ہے۔

یہ اس لئے کہ سلیکشن کمیٹی اپنے وسیع علم، سیاسی مہارت اور متقیانہ اوصاف سے متصف ہونے کے باعث ہر قسم کے عام عوام کی بہ نسبت صحیح اور بہتر انتخاب کر سکتی ہے۔ اور ان کے مدبرانہ غور وفکر اور خفیہ تحقیقات کے نتیجہ میں درست اور قابل اطمینان حد تک مدد ملتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر یہ عرض کیا کہ حضورؐ اگر کسی معاملے میں کتاب وسنت میں واضح رہنمائی نہ ملے تو کیا کریں؟ جواب میں حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ "قانون جاننے والے عبادت گزار مسلمانوں سے مشورہ کر لیا کرو"۔ (اسلام کا نظام حکومت) اس سے معلوم ہوا کہ درحقیقت مشورہ لینے کے اہل، صاحب علم متقی لوگ ہیں جو پوری دیانتداری سے بہتر اور صحیح مشورہ دیتے ہیں۔ اس لئے ان بہتر افراد کی نامزدگی عام لوگوں کے مقابلہ میں بہتر اور لائق اعتماد ہو گی۔

اس قسم کے ایک انتخاب کی نظیر قرآن پاک سے بھی ملتی ہے جس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ نامزدگی اور انتخاب کا

نسل بہترین متقی اہل علم کو سرانجام دینا چاہیے۔

چنانچہ علم دین رکھنے والوں پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی اصلاح اور ان کی رہنمائی کے لئے نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔ ان کی سیرت طیبہ کے قرآن پاک میں جو تذکرے ہوتے ہیں۔ ان سے اُن کا مقصد ان کی پاکیزہ سیرتوں پر عمل پیرا ہونا ہے۔ ایک موقع پر سورۃ اعراف میں قومی نمائندوں کے انتخاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم کے ستر نمائندوں کو منتخب کرنے کا ذکر فرماتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا کہ "موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر مردوں (نمائندوں) کو منتخب کیا تاکہ وہ انہیں ہمراہ لے کر ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر حاضر ہوں۔" (پ اعراف آیت ۱۵۵)۔

ارشاد مذکورہ ملاحظہ ہو کہ اس آیت طیبہ میں یہ نہیں فرمایا کہ موسیٰ کی قوم نے خود اپنے نمائندوں کو منتخب کر کے موسیٰ کے ہمراہ بھیجا، بلکہ یہاں انتخاب کے فعل کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ جس سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ انتخاب کا عمل اعلیٰ درجہ کے متقی، اہل علم، صاحب بصیرت، صالح مومن کو سرانجام دینا چاہیے۔

ایسے ہی اسی مفہوم کی تائید ایک دوسری قرآن پاک کی آیت سے بھی ہوتی ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ اے ایمان والو! "بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں، انہیں سپرد کرو۔" (پ النساء آیت ۵۸) اس حکم کے مخاطب اہل ایمان امانتدار ہیں۔ کہ جن کو امانتیں دیانتداری کے ساتھ ان کے حقداروں کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی ایمان والوں میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک امانتدار اور دوسرے امانتوں کے حقدار۔ امانتدار مال و متاع کی امانتیں رکھنے والے ہوں یا کسی منصب و عہدے کی امانتیں رکھنے والے، روحانی طور پر امانتدار ہوں یا مادی طور پر یہ تمام امانتدار اللہ تعالیٰ کے اس امر کے پابند ہیں کہ پوری دیانتداری سے یہ معلوم کریں کہ ان کے ہاں مفوضہ امانت کا صحیح حقدار اور مستحق کون ہے؟ اور نہایت غور و تدبر کے ساتھ یہ پرکھیں کہ اس بار امانت کی ذمہ داری اٹھانے کی صلاحیت کس میں ہے؟ کیونکہ اسلامی ریاست کے اقتدار کی منتقلی ہو یا اس کے اہم مناصب اور اہم ذمہ داریاں، یہ تمام اسلامی ریاست اور مسلمان قوم کی بلاشبہ اہم امانتیں ہیں جنہیں نااہل، متعصب، بدکردار لوگوں کے سپرد نہیں کرنا چاہیے اب رہا صلاحیت و اہلیت کا تعین کرنے اور اس امانت کے واقعی مستحق ہونے والے کے بارے میں جاننے اور اس کے منتخب کرنے کا تعلق، تو یہ مقام براہ راست عوام کے ہر قسم کے ہر بالغ فرد کو حاصل نہیں ہے۔ بلکہ انہیں اپنے سے بہتر قابل اعتماد، دیانتدار سیلکشن کمیٹی پر اعتماد کرتے ہوئے اس کی تائید کرنی چاہیے۔ ایک انسان کی حیثیت سے ممکن ہے کہ سیلکشن کمیٹی باوجود اپنی پوری تحقیقات و تفتیش کے صحیح نامزدگی میں خطا کی مرتکب ہوئی ہو، تو اسلامی نظام سیاست کی رو سے نامزد شخص کے بارے میں تعمیری تنقید کا ہر فرد کو پورا حق حاصل ہوتا ہے اگر یہ شخص اپنے معقول دلائل اور شواہد کی بنا پر اس نامزدگی کو عدالت میں چیلنج کرتا ہے اور نامزد شخص سے خلاف ضابطہ منتخب ہونے، یا کسی وجہ سے اسے نااہل ثابت کر دیتا ہے تو یہ نامزدگی کالعدم قرار پائے گی۔

پاکستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر مغربی طرز جمہوریت پر براہ راست عام انتخابات کرانا، ناجائز اور نظریہ پاکستان سے غداری کے مترادف ہے۔ ہمارے ملک کی اکثریت اَن پڑھ اور غیر صالح ہے کمزوری ایمان کے باعث اسلام کے بنیادی ارکان تک کی عملاً تارک ہے رشوت، فریب کاری، بددیانتی، جھوٹ، خودغرضی وغیرہ جیسے گھناؤنے اخلاقی جرائم میں مبتلا ہیں۔ قول و عمل میں بعید تضاد ہے۔ ایک مسلمان قوم کے خاندان سے تعلق رکھنے کی بنا پر اسلام سے والہانہ محبت و عقیدت تو ضرور ہے۔ یہی وجہ تھی کہ قائداعظمؒ کی قیادت میں اپنے لئے ایک مملکت پاکستان کا مطالبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ مگر مکمل اسلام سے ناواقفیت اور انتہائی بگڑے ہوئے معاشرے میں تربیت پانے کی وجہ سے اسلامی مملکت کی اہم ذمہ داریوں اور ووٹ کے مستقبل میں دور رس نتائج اور اس کی اہمیت کا صحیح شعور رکھنے سے محروم ہے یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ انتخابات اور اس کے مقصد کو نفسانی خواہشات کی بھینٹ چڑھاتی رہی ہے۔

اسلام میں ایسی جماعتیں بنانے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ جو مسلمانوں میں تفرقہ اور انتشار کا موجب ہوں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں مذہبی جماعتیں ہوں یا سیاسی جماعتیں، اکثر خود انتشار کا شکار ہیں۔ مذہبی جماعتوں کا یہ حال ہے کہ ان کے عقائد مختلف ہونے کی وجہ سے ان کی مساجد بھی جدا جدا ہیں۔ ہر فرقے نے علیحدہ علیحدہ بورڈ لگا رکھے ہیں۔ ایک دوسرے کی اقتداء میں نماز بھی ادا کرنے کے روادار نہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف کفر و شرک کے لگائے ہوئے فتووں پر مشتمل لٹریچر اور فتاویٰ بکثرت موجود ہیں۔ اور ان کی اشاعت جاری ہے۔ اپنی کسی مصلحت اور وقتی مفاد کی بنا پر کسی ایک نکتہ یا بعض نکات پر متحد ہو جاتی ہیں مگر باطنی اور درون خانہ سخت تفرقہ میں مبتلا ہیں۔

یہی حال سیاسی جماعتوں کا ہے کہ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے اور الزام تراشیاں کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو مقابلے میں نیچا دکھانے کی فکر میں ہیں۔ میدان سیاست میں بعض جماعتیں اور امیدوار دولت، ایمان اور اخلاق تک داؤ پر لگا دیتے ہیں پھر مختلف تعصبات کو بعض جماعتیں ہوا دے رہی ہیں۔ اور بعض ملک و ملت کے خلاف نظریات رکھتی اور ان کا خفیہ پرچار کرتی ہیں کمیونسٹوں اور لادینی نظریات کی اصطلاحات کو اسلامی لیبل لگا کر مقصد پاکستان اور اسلامی نظریات سے ہٹانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور ایسے نعروں پر لوگوں کو جمع کرتی ہیں کہ جن کا تعلق لادینی نظریات سے ہوتا ہے۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

اسلامی اخوت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت اسلامیہ اور اس کے حقوق کے بارے میں ارشاد فرمایا: المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی ھھنا۔ ثلاثا ویشیر الی صدرہ بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ (مسلم)

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر خود ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قلب مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار یہ الفاظ فرمائے تقویٰ کی جگہ یہ ہے۔ کسی شخص کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔

آپ نے اخوت کی بنیاد اسلام اور ایمان کو قرار دیا کیونکہ ایمان کی بنیاد مضبوط اور دائمی بنیاد ہے اور اس بنیاد پر قائم ہونے والی اخوت کی عمارت بھی مضبوط اور دائمی ہوگی۔

اسلام ایک عالمی دین ہے اور اس کے ماننے والے عرب ہوں یا عجم گورے ہوں یا کالے، کسی قوم یا قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں مختلف زبانیں بولنے والے ہوں، سب بھائی بھائی ہیں اور ان کی اس اخوت کی بنیاد دینی ایمانی رشتہ ہے اور اس کے بالمقابل دوسری جتنی اخوت کی بنیادیں ہیں سب کمزور ہیں اور ان کا دائرہ نہایت محدود ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی اور سنہری دور میں جب بھی ان بنیادوں کا آپس میں مقابلہ میں تصادم ہوا تو اخوت اسلامیہ کی بنیاد ہمیشہ غالب رہی۔

آج بھی مشرق و مغرب اور دنیا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے مسلمان جب موسم حج میں سرزمین مقدس مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو اس گرمجوشی سے ملتے ہیں جیسے برسوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں بلکہ بعضوں کو اس مسرت سے روتے ہوئے دیکھا جاتا ہے حالانکہ ان کی زبانیں ان کے رنگ اور ان کی عادات مختلف ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود جو چیز ان کے دلوں کو مضبوطی سے جوڑے ہوئے ہے وہ ایمان اور اسلام کی مضبوط رسی ہے۔

ایک روایت میں پوری امت کو انسانی جسم سے تشبیہ دی گئی ہے اور امت کے افراد کو جسم کے مختلف اعضاء سے اگر جسم کے اعضاء صحیح اور تندرست رہتے ہیں تو جسم تندرست رہتا ہے اور اگر جسم کا کوئی حصہ تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ تکلیف اس حصہ میں منحصر نہیں رہتی بلکہ اس سے پورا جسم متاثر ہوتا ہے پورا جسم جاگتا ہے اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

مسلمان دنیا کے کسی قطعہ زمین میں آباد ہوں وہ ایک امت اسلامیہ کا ایک جزء ہیں اگر وہ آرام و سکون کی زندگی بسر کر رہے ہیں تو پوری امت پرسکون ہوگی اور اگر وہ کسی مصیبت یا ظلم کا شکار ہیں تو ان کی اس تکلیف سے پوری امت بے چین اور تکالیف میں ہوگی اور اس صورت میں لازماً وہ اس کے ازالہ کی فکر کرے گی اور اس کے لئے ہر ممکن وسائل اختیار کرے گی۔

امت کا اتحاد اور اخوت کا یہ رشتہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت عزیز ہے اسی لئے قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں اس پر بہت زور دیا گیا ہے اور اختلافات اور تفرقے سے روکا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔

اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو۔ امت کے اتحاد اور اخوت کے رشتہ کو مضبوط کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ کی رسی قرآن مجید کو مضبوطی سے پکڑیں اس پر ایمان لائیں اور اس کی ہدایات پر چلیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کی تعلیمات پر عمل کریں اور سلف صالحین کے راستہ پر چلیں یہی کامیابی کا راستہ ہے اور اسی سے امت میں اتحاد اور اخوت کا رشتہ مضبوط ہوگا۔

امت اسلامیہ کا اتحاد اور اخوت یہ وہ عظیم قوت ہے جس سے اعداء اسلام ہمیشہ خائف رہتے ہیں اور اس قوت کو کمزور کرنے کے لئے سازشیں کرتے ہیں۔

لہٰذا امت کے زعماء اور قائدین چاہے وہ سیاسی ہوں یا دینی ان کا فرض ہے کہ امت کے اس اتحاد اور اخوت کو مضبوط کریں اور اس کے اسباب کو ترقی دیں اور اختلاف اور انتشار سے امت کو دور رکھیں اور ان اسباب کا ازالہ کریں جن سے امت کے طبقوں میں بُعد اور نفرت اور اس کی صفوں میں انتشار پیدا ہوتا ہے ارشاد باری ہے کہ انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم۔

ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں تم اپنے بھائیوں میں صلح کرادو۔

اسی طرح امت کے قائدین کا یہ بھی فرض ہے کہ امت کے اس اتحاد اور اخوت میں کوئی رسم و رواج رکاوٹ بن رہے ہیں تو ایسے رسم و رواج پر پابندی لگائیں چاہے اسے کتنا ہی مذہبی اور تقدس کا رنگ دے دیا گیا ہو کیونکہ رسم و رواج کے بالمقابل امت کی وحدت اور اخوت سب کو زیادہ عزیز ہونے چاہئیں۔ نیز ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اندر ایمان کی صفات پیدا کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کامل مومن وہ ہے جس کے شر سے لوگ محفوظ ہوں۔

اور کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے مسلمان محفوظ ہوں اور اصلی مہاجر وہ ہے جس نے برائیوں کو چھوڑ دیا ہو اللہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

سنّت نبوی کی تصویر

مولانا عبدالشکور دین پوری ؒ

حافظ نذیر احمد ساجد —— شجاع آبادی

وہ اگست کی چودہ تاریخ تھی قیام پاکستان کی چالیسویں سالگرہ تھی ملک عزیز کے ہر پیر و جواں کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے ہر کوئی اپنی دھن میں مست تھا ہر طرف خوب گہما گہمی تھی لیکن دوسری طرف بہاولپور کے ایک ہسپتال میں ایک مرد درویش جس نے اپنی ساری زندگی تبلیغ اسلام میں صرف کی تھی ایک حق گو خطیب جس نے حق کی خاطر ہتھکڑیاں پہنیں تھیں اور جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں زندگی کا ایک حصہ گزارا تھا ایک ایسا مقرر جس نے اپنے زور بیان سے عوام و خواص کو اپنا گرویدہ کر لیا تھا ایک ایسا ادیب جس نے اپنی خطابت کے ذریعے ادب کو بالا بخشی تھی آج بستر علالت پر موت و حیات کی کشمکش میں تھا۔ ادھر دنیا والے آزادی کے جشن منا رہے تھے۔ ادھر یہ مرد قلندر اس مصائب و آلام کی دنیا سے آزاد ہونے کی تیاری کر رہا تھا۔

اتنے میں نماز عصر کا وقت آ پہنچا خانہ خدا سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی اُدھر بندگانِ خدا خدا کے حضور سربسجود ہونے کے لئے مسجد کی طرف قدم بڑھانے لگے جوں جوں وقت گزر رہا تھا اس مرد قلندر کا وقت قریب آ رہا تھا۔

ذرا مطابقت دیکھئے، ذوالحجہ اور جمعۃ المبارک کا دن، عصر کی نماز کے بعد، عین اُسی لمحے جب امام مظلوم شہید مدینہ، حضرت عثمان غنی ؓ کا گرم خون زمین پر گر کر زمین کو گرمی بخش رہا تھا

ادھر خطیب الخطباء حضرت مولانا علامہ عبدالشکور صاحب دینپوری اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر رہے تھے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

دنیا میں لاکھوں اولیائے کرام اور علمائے اسلام تشریف لائے اور اپنی زندگی کے دن پورے کر کے رخصت ہو گئے موت سے کسی شخص کو انکار نہیں۔ کیوں کہ

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ اور کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

کے اصولِ خداوندی کے تحت ہر چیز مٹ جانے کے لئے ہی پیدا ہوئی ہے اگر دنیا میں کسی کو رہنے کا حق حاصل ہوتا تو سرورِ کائنات حضرت محمدؐ ہمیشہ رہتے۔ لیکن دنیا کسی کے لئے مستقل رہائش گاہ نہیں بلکہ ہر آنے والے کو کچھ دن گزار کر جانا ہی پڑتا ہے۔

دوسرے دن یعنی ۱۹ ذوالحجہ اور ۱۵ اگست کو خانپور میں حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی نے نماز جنازہ پڑھائی لاکھوں افراد کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر آنسو بہا رہا تھا بالآخر مولانا عبدالشکور دین پوری کو دین پور شریف میں سپرد خاک کر دیا گیا جہاں امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی قطب الاقطاب حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری ؒ اور مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر ؒ مدفون ہیں۔

دینپوری صاحب! اپنے زمانے کا مایہ ناز خطیب تھے بالکل سادہ زندگی بسر کی۔ اُن کا لباس بھی بالکل سادہ ہوتا تھا گفتار اور کردار میں بھی سنت نبوی ؐ کو مدِ نظر رکھتے تھے اُن کا اندازِ بیان اپنے ہم عصر خطباء سے بالکل منفرد تھا کسی بھی موضوع پر بولتے علم و حکمت کے موتی رولتے تھے عجیب ڈھنگ اور عجیب رنگ میں خطابت کی مالا پروتے تھے اپنی وفات سے ٹھیک ایک سال قبل وہ اسی جامع مسجد الصادق میں خطاب فرما رہے تھے۔ جرسے دکھ بھرے لہجے میں فرمایا، آج صبح میں اسلامی مشن سے باہر نکلا تو بچے گا رہے تھے، ڈھول بج رہا تھا۔ ماحول تنگ رہا تھا میں نے

باقی صفحہ ۳۰ پر

اسلام میں تفریح کا تصور

کامل حسین قریشی ۔۔۔ کراچی

س :۔ ایک مسیحی دوست نے کہا کہ اسلام بڑا خشک مذہب ہے اور فطری دین ہونے کا دعویدار بھی ہے اسلام میں تفریح کا کوئی تصور تک نہیں ہے ہر طرف بوریت ہی بوریت ہے دل بہلانے والی سب چیزیں ناجائز ہیں موسیقی کی طرف ہر انسان کا رجحان ہوتا ہے اور ہر روح وجد میں آجاتی ہے اسلام فطرت انسانی کو اس تقاضے سے کیوں باز رکھتا ہے محظوظ ہونے کی اجازت کیوں نہیں دیتا موجودہ دور میں مشینی دور کی وجہ سے ہر آدمی مصروف ہے اور دن بھر کام کرنے کے بعد ہر آدمی کا دل تفریح کرنے کو چاہتا ہے۔ یہ ریڈیو، ٹیلیوژن، سینما، ڈانس کلب اور کھیل کے میدان میں نوجوان لڑکیوں کا فٹ بال اور ہاکی کھیلنا بہت حد تک بوریت کو ختم کرنے کا سامان مہیا کرتا ہے!

ج :۔ آپ کے مسیحی دوست کو غلط فہمی ہے۔ اسلام دین فطرت ہے اور فطرت روح کی بالیدگی کا تقاضا کرتی ہے اور اسلام روح کی بالیدگی اور اس کی تفریح کا پورا سامان مہیا کرتا ہے اور اس کا کامل و مکمل نظام عطا کرتا ہے جب کہ اسلام کے سوا کسی مذہب میں روح کی صحیح تفریح اور بالیدگی کا فطری نظام موجود نہیں ریڈیو، ٹیلی ویژن، نغمے، موسیقی اور دیگر خرافات جن کو سامان تفریح سمجھا جاتا ہے یہ نفس کی تفریح کا سامان ہے روح کی تفریح کا نہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اور دیگر مقبولانِ الٰہی کی زندگی ان کھیل تماشوں کی تفریح سے بالکل خالی ملتی ہے اور آج بھی ان تفریحات کی طرف فساق و فجار کا رجحان ہے جو حضرات روحانیت سے آشنا اور معرفت الٰہی سے سرشار ہیں وہ ان چیزوں کا لہو و لعب سمجھتے ہیں اس لئے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ تفریحات نفس کو موٹا اور فربہ کر کے انسان کو یادِ خداوندی سے غافل کر دیتی ہیں اس لئے اسلام عین تقاضائے فطرت کے مطابق ان کو غلط اور لائق اجتناب قرار دیتا ہے۔

اللہ کی قدرت

مرسلہ : محمود افضل مہمند ، مانسہرہ

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ طواف کر رہا تھا دفعتہً میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے کاندھے پر ایک کمسن بچہ بیٹھا ہوا تھا اور وہ یہ دعا کر رہی تھی ۔ "اے کریم اے کریم تیرا گذرا ہوا زمانہ (یعنی کیسا موجب شکر ہے) میں نے پوچھا وہ کیا چیز ہے جو تیرے اور مولیٰ کے درمیان گزری کہنے لگی کہ ایک مرتبہ میں کشتی میں سوار تھی اور تاجروں کی ایک جماعت ہمارے ساتھ تھی طوفانی ہوا سے زور سے آئی کہ وہ کشتی غرق ہو گئی اور وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

میں اور یہ بچہ ایک تختہ پر رہ گئے اور ایک حبشی آدمی دوسرے تختے پر ہم تینوں کے سوا کوئی بھی ان میں سے نہ بچا جب صبح کا اجالا ہوا تو اس حبشی نے مجھے دیکھا اور پانی کو ہٹاتا ہٹاتا میرے تختے کے پاس پہنچ گیا اور جب اس کا تختہ میرے تختے کے قریب مل گیا تو وہ بھی میرے تختے پر آ گیا اور مجھ سے بری بات کی خواہش کرنے لگا میں نے کہا اللہ سے ڈر! ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں اس سے خلاصی اس کی بندگی سے بھی مشکل ہو رہی ہے پھر چہ جائیکہ اس کا گناہ ایسی حالت میں کریں۔

کہنے لگا ان باتوں کو چھوڑ، خدا کی قسم یہ کام ہو کر رہے گا یہ بچہ میری گود میں سو رہا تھا میں نے چپکے سے ایک چٹکی اس کے جسم میں سے یہ بچہ ایکدم رونے لگا میں نے اس سے کہا اچھا ذرا ٹھہر جا، میں اس بچے کو سلا دوں، پھر جو مقدر ہوگا ہو جائے گا اس حبشی نے اس بچہ کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کو سمندر میں پھینک دیا میں نے اللہ پاک سے کہا اے وہ پاک ذات جو آدمی کے اور اس کے دلی ارادے کے درمیان بھی حائل ہو جاتی ہے میرے اور اس حبشی کے درمیان تو ہی اپنی طاقت اور قدرت سے جدائی کر، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے خدا کی قسم میں ان الفاظ کو پورا بھی نہ کر پائی تھی کہ سمندر سے ایک بہت بڑا جانور نکلا اور اس حبشی کو ایک لقمہ بنا کر سمندر میں گھس گیا اور مجھے اللہ جل شانہ کی قدرت نے اس حبشی سے بچا لیا اس کی بڑی شان ہے اس کے بعد سمندر کی موجیں مجھے پھیرتی رہیں یہاں تک کہ وہ تختہ ایک جزیرے کے کنارے سے لگ گیا میں وہاں اتر پڑی اور یہ سوچتی رہی کہ تنہا یہاں گھاس کھا کر جیوں گی اور پانی پیتی رہوں گی جب تک اللہ تعالیٰ کوئی سہولت کی صورت پیدا کر دے اس کی مدد سے کوئی صورت ہو سکتی ہے۔

چار دن مجھے اس جزیرے میں گزر گئے پانچویں دن مجھے ایک بڑی کشتی سمندر میں چلتی نظر آئی میں نے ایک ٹیلہ پر چڑھ کر اشارہ کیا اور کپڑا جو میرے اوپر تھا اس کو زور سے ہلایا اس میں سے تین آدمی ایک چھوٹی سی کشتی پر بیٹھ کر میرے پاس آئے میں ان کے ساتھ اس ناؤ پر بیٹھ کر اس کشتی میں پہنچی تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا بچہ جس کو حبشی نے سمندر میں پھینک دیا تھا ان میں سے ایک آدمی کے پاس ہے میں اس کو دیکھ کر اس پر گر پڑی میں نے اس کو چوما گلے سے لگایا اور میں نے کہا یہ میرا بچہ ہے میرا جگر پارہ ہے وہ کشتی والے کہنے لگے تو پاگل ہے میں نے کہا میں پاگل نہیں ہوں میرا عجیب قصہ ہے۔

پھر میں نے اُن کو اپنی سرگزشت سنائی یہ ماجرا سن کر سب نے حیرت سے سر جھکا لئے اور کہنے لگے تو نے بڑی حیرت کی بات سنائی اور اب ہم تجھے ایسی ہی بات سناتے ہیں جس سے تجھے تعجب ہوگا ہم اس کشتی میں بڑے لطف سے چل رہے تھے کہ راستے میں ایک جانور سمندر کے پانی کے اوپر آیا اور اس کی پشت پر یہ بچہ تھا اور اس کے ساتھ ایک غیبی آواز آئی کہ اگر اس بچے کو اس جانور کی پشت سے نہ اُٹھایا گیا تو یہ کشتی غرق ہو جائے گی ہم میں سے ایک آدمی اُٹھا اور اس بچے کو اس کی پشت سے اُٹھا لیا اور وہ جانور پھر پانی کے اندر چلا گیا تیرا واقعہ اور یہ واقعہ دونوں بڑی حیرت کے ہیں اور اب ہم سب عہد کرتے ہیں کہ آج کے بعد سے اللہ جل شانہ ہمیں کبھی کسی گناہ پر نہیں دیکھے گا۔

- جس نے استخارہ کیا، نقصان نہ اُٹھایا، جس نے مشورہ کیا، نادم نہ ہوا، جس نے میانہ روی اختیار کی، تنگ دست نہ ہوا۔
- بے شک اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے، اور وہ رحم کو پسند کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اس پر رحم نہیں کرتا، جو اس کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا۔

قواعد و ضوابط آپ کے مسائل

- ایک خط میں تین سے زائد سوالات نہ ہوں۔
- سوالات بڑے اور صاف کاغذ پر خوشخط لکھے جائیں
- آخر میں نام اور مکمل پتہ ضرور لکھیں ورنہ گم ہونے کا احتمال ہے
- جواب کے لئے مناسب جگہ چھوڑی جائے
- اگر براہ راست جواب مطلوب ہو تو جوابی لفافہ ضرور بھیجا جائے
- آپ کے مسائل میں جواب کی اشاعت ادارہ کی صوابدید پر موقوف ہے

سانحہ بہاولپور کی تحقیق کا ایک مخفی اور غور طلب پہلو!

نعیم الحق نعیم۔ دارالدعوۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور

گزشتہ دنوں روزنامہ ۔۔۔ جولائی ۱۹۸۸ء میں مرزا طاہر کی طرف سے جب مباہلہ کا چیلنج منظر عام پر آیا تو راقم کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ مردہ اچانک کفن پھاڑ کر کیوں بول اٹھا ہے۔ کبھی خیال آتا ہے کہ شاید مرزائیت سے وابستہ ڈر بنے والوں کو نکلنے کا سہارا مہیا کرنے کی کوشش کی ہے کبھی خیال آتا کہ شاید اس سے مسلمانوں میں اختلاف و افتراق کی فضا پیدا کرنا مقصود ہے کیونکہ اس چیلنج پر مسلمانان پاکستان کا رد عمل مختلف ہوگا اور ہر مکتبہ فکر کے لوگ مرزائیت کے خلاف ماضی میں کئے ہوئے کام کا کریڈٹ اپنے اپنے اکابر کو دینے کی کوشش کریں گے۔ اور اس طرح ملکی فضا میں فرقہ وارانہ کشمکش شروع ہو جائے گی۔ اور ظاہر ہے کہ باطل فرقوں کے لئے اس قسم کی صورت حال بہت مفید ہوتی ہے۔ اور کبھی خیال آتا کہ شاید یہ لوگ مباہلے کے چیلنج کے پردے میں حکومت پاکستان کے اس فیصلے کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں جس میں انہیں اقلیت قرار دیا گیا تھا۔

ان خیالات کی وجہ سے راقم مباہلہ کے چیلنج کو اتنی اہمیت دینے کے حق میں نہ تھا جتنی کہ ہمارے علماء نے اخبارات میں اس کے خلاف اشتہارات دے کر اسے دے دی تھی۔ اور اسی خیال کے پیش نظر مباہلے کے چیلنج کے اصل متن کو دیکھنے تک کی ضرورت محسوس نہ کی گئی۔

لیکن جونہی ۲۱ اگست ۱۹۸۸ء کے روزنامہ جنگ میں مرزا طاہر احمد کا درج ذیل تعزیتی بیان نظر سے گزرا، دفعتاً دل میں بجلی سی کوند گئی اور اس بجلی کی روشنی میں سانحہ بہاولپور بہت صاف دکھائی دینے لگا۔ مرزا طاہر احمد کے بیان کا متن حسب ذیل ہے:

"قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق، فوجی افسران اور دیگر متعدد افراد کی ہوائی جہاز کے حادثہ میں المناک موت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے پاکستان کے صدر غلام اسحاق خان اور دیگر مرحومین کے پسماندگان کو جماعت کی طرف سے ہمدردی اور تعزیت کے پیغامات روانہ کر دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ صدر ضیاء الحق قادیانی جماعت کے مخالف تھے۔ لیکن ہم موت پر خوشیاں منانے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اس نازک موقع پر پاکستانی قوم کو متنبہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ساری قوم محبت و پیار، قومی جذبے اور مکمل اتحاد کیساتھ حکمرانوں کو سمجھائے کہ وہ کوئی غلط قدم نہ اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ اس امر کا بھی امکان ہے کہ کہیں ایک اور طویل رات ملک و قوم پر مسلط نہ کر دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی طرف سے حکمرانوں پر دباؤ ڈالے جانے کا امکان ہے اس طرح اسلام آباد مختلف بیرونی طاقتوں کی علاقائی سازشوں کا گڑھ بن جائے گا۔"

مرزا طاہر کا یہ بیان پڑھتے ہی ضرورت محسوس ہوئی کہ مرزا طاہر کی طرف سے شائع شدہ "مباہلے کا چیلنج" بھی دیکھا جائے۔ اتفاق سے ہمارے محترم رفیق مولانا محمد سلیمان انصاری کے پاس اس کی ایک کاپی موجود تھی جسے کھول کر دیکھا تو اس کے آغاز ہی میں درج ذیل عبارت نظر آئی۔

"کذب و افتراء کی اس نہایت خطرانگیز عالمی مہم میں صدر پاکستان جناب محمد ضیاء الحق صاحب کا ہاتھ بٹانے میں علماء کے بعض مخصوص طبقات نمایاں طور پر پیش پیش ہیں۔ اسی طرح مختلف سطح پر حکومت کے کارندگان اور کل پرزوں کے علاوہ نام نہاد شریعت کورٹ کے جج صاحبان بھی اس مہم میں واضح طور پر ملوث ہو چکے ہیں۔"

مرزا طاہر کا بیان اور مذکورہ بالا عبارات پڑھتے ہی ذہن میں بانی سلسلہ مرزائیت مرزا غلام احمد قادیانی کا تصور گھومنے لگا جن کی عادت شریفہ تھی کہ جب کسی مخالف سے تنگ آجاتے تو اس کو مباہلے کا چیلنج دے دیتے اور مدت مباہلہ کے اندر اندر اس مخالف کا کام تمام کر دینے کے لئے "کسی فداکار" کی ڈیوٹی بھی لگا دیا کرتے تھے۔

چنانچہ مرزا غلام احمد نے اپنے ایک مخالف عیسائی پادری ڈپٹی عبداللہ آتھم کے متعلق جون ۱۸۹۳ء میں پیشگوئی کی کہ وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی تاوقتیکہ حق کی طرف رجوع کرے۔

جب یہ پندرہ ماہ کی مدت گزر گئی اور صرف ایک دن باقی باقی رہ گیا تو اس وقت پوری امت مرزائیہ کی حالت دیدنی تھی۔ مرزا محمود کا بیان ہے:

"ہم نے تو محرم کا ماتم بھی اتنا سخت نہیں دیکھا حضرت (مرزا) صاحب ایک طرف دعا میں مشغول تھے اور بزرگان سلسلہ مسجد میں اور نوجوان طبقہ خلیفۃ الاول (حکیم نورالدین) کی مکان میں اور عورتیں بھی بین کرتی تھیں اور چیخیں مارتی تھیں۔ جن کی آواز سو سو گز تک جاتی تھی اور ہر ایک کی زبان پر یہی فقرہ تھا کہ یا اللہ آتھم مر جائے!" (الاعتصام جون ۱۹۸۳ء بحوالہ الفضل قادیان ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء، ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

مرزا کے مرید خاص عبداللہ سنوری کا بیان ہے:

"جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن رہ گیا تو آپ نے (یعنی مرزا صاحب نے) مجھے کہا کہ عبداللہ! اتنے (وزن یاد نہیں) چنے لے آؤ اور ایک ایک چنے پر سورہ فیل پڑھو (جو دشمن کی ہلاکت کا وظیفہ ہے) جب وظیفہ پورا ہو گیا تو آپ ہمیں ساتھ لے کر ایک غیر آباد کنوئیں پر گئے۔ اور وہ چنے اس میں پھینک کر بھاگ آئے۔" (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۷۸)

مرزا کی خواہش تھی کہ دشمن عبداللہ آتھم مر جائے مگر

ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اسی طرح پشاور میں ایک صاحب پنڈت لیکھرام ہوا کرتے تھے جن سے مرزا صاحب کی ٹکر رہتی تھی۔ ۱۸۸۶ء میں مرزا صاحب نے آریوں کو مباہلے کی دعوت دی اور صراحت کی کہ مباہلے کے اثر کے ظہور کے لئے ایک سال کی مدت ہوگی۔

پنڈت لیکھرام نے دعوت مباہلہ کو قبول کرتے ہوئے

۱۸۹۳ء میں مباہلہ نامہ شائع کر دیا۔ اس اشاعت کے بعد ایک سال کے اندر اندر لیکھرام پر کوئی عذاب آ جانا چاہیے تھا۔ مگر ایسا نہ ہو سکا لیکن اس مدت مباہلہ کے خاتمہ کے کوئی آٹھ برس بعد جب لیکھرام ۱۸۹۷ء میں قتل ہوا تو مرزا صاحب بڑے فخر و مباہات کے ساتھ بول اٹھے کہ یہ مباہلہ کا اثر ہے کہ وہ میری زندگی ہی میں مر گیا۔

مرزا صاحب اس پر خوشیاں منا رہے تھے اور دوسری طرف عام تاثر یہ تھا کہ لیکھرام کا قتل مرزا صاحب کی سازش کا نتیجہ ہے۔ پولیس سرچ وارنٹ کے تحت مرزا صاحب کی خانہ تلاشی کر چکی تھی۔ اور اس قتل پر مرزا صاحب کے نام تہمت سے بعض غلط یا ٹھیک سازش کی کڑیاں ملا رہی تھی۔

اسی طرح انہی ایام میں عبداللہ آتھم کے ایک ساتھی ڈاکٹر ہنری کلارک نے مرزا صاحب کے خلاف یہ کیس دائر کر دیا کہ موصوف سے میری جان کو خطرہ ہے کیونکہ انہوں نے میرے قتل کے لئے ایک آدمی بھیجا تھا۔ اور آئندہ بھی بھیج سکتے ہیں۔

اسی طرح مولانا محمد حسین بٹالویؒ بھی مرزا صاحب کے سب سے بڑے مخالف تھے۔ ان کے متعلق بھی مرزا صاحب نے پیشگوئی اور مباہلہ کی سلسلہ جنبانی کی تو مرزا صاحب نے ان کی دعوت مباہلہ کو قبول کر لیا اور اس سلسلہ میں فریقین کی جانب سے اشتہارات بھی شائع ہوئے۔

چونکہ ان دنوں لیکھرام کے قتل پر ابھی تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا۔ اس لئے مرزائی اپنی اس موہوم اور جھوٹی فتح پر نہایت خوش اور پرجوش بلکہ بہت بپھرے ہوئے تھے۔ اس بھری ہوئی فضا میں مولانا بٹالویؒ کو متعدد ذرائع سے پنڈت لیکھرام جیسے نتائج (قتل) کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔

اسی طرح یکم و ۲، ۳ اپریل ۱۹۲۳ء کو قادیان میں اہلِ اسلام کا جلسہ ہوا تو ۲، ۳ اپریل کی درمیانی شب کو جلسہ برخاست ہونے کے بعد قادیانی ہتھیار بند رات کی تاریکی میں مولانا امرتسریؒ پر حملہ کرنے کے لئے جلسہ گاہ میں آئے۔ مولانا کی قیام گاہ کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ان پر حملہ کرنے میں تو کامیاب نہ ہو سکے لیکن کچھ سوئے ہوئے شرکائے جلسہ کو بری طرح زدوکوب کیا

اسی طرح ۱۹۱۲ء میں مرزائی مذہب سے تائب ہونے والے دو سربرآوردہ مسلمانوں میں سے ایک شخص (حاجی محمد حسین) کو شہید کر دیا گیا۔ اس طرح کے اور بھی واقعات تاریخ قادیانیت سے پیش کئے جا سکتے ہیں (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو قادیانیت اپنے آئینہ میں)

ان تفصیلات سے واضح ہوتا ہے کہ قادیانیوں کا پہلے دن سے یہی طریقہ واردات رہا ہے کہ جس فلاں کو وہ ختم کرنا چاہتے ہیں پہلے اس کو مباہلہ کا چیلنج دیتے ہیں یا اس کے متعلق تباہی و بربادی کی پیشگوئی شائع کرتے ہیں اور اس کے بعد اپنے مریدوں یا کرائے کے قاتلوں کے ذریعے اس پیشگوئی کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر کامیاب ہو جائیں تو پھر اسے اپنی صداقت کے نشان کے طور پر مشہور کر کے سادہ لوح عوام کو بے وقوف بناتے ہیں۔ بانی سلسلہ کا بھی یہی طریقہ تھا اور اس کے خلفاء بھی اسی انداز سے کام کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں۔ چنانچہ نوائے وقت کی درج ذیل خبر ملاحظہ کیجئے

لندن ۲ ستمبر (نمائندہ خصوصی) لندن میں مقیم قادیانیوں نے یہ غیب دانی کا دعویٰ کرنا شروع کر دیا ہے کہ صدر ضیاء الحق کی موت مباہلہ کے چیلنج کے نتیجے میں ہوئی ہے جو مرزا طاہر احمد نے خاص طور پر مرحوم صدر کو دیا تھا۔ الخ (نوائے وقت ۳ ستمبر ۱۹۸۸ء)

ان تفصیلات کے پیش نظر ہم حکومت پاکستان اور سانحہ بہاولپور کی تحقیق و تفتیش کرنے والی کمیٹیوں سے گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ وہ مرزا طاہر احمد اور اس کے حلقہ کو اس سلسلہ میں ہرگز ہرگز نظر انداز نہ کریں بلکہ ان کے مباہلے کے چیلنج اور قریبی بیان کا سختی سے نوٹس لیں اور ان سے پوچھ گچھ کریں کہ صدر ضیاء الحق کی موت کا الہام انہیں کس طاقت کی جانب سے ہوا تھا کہ جس پر اعتماد کرتے ہوئے انہوں نے مذکورہ چیلنج شائع کر دیا۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے کیسے اور کس حد تک تعاون کیا؟ ہمیں یقین ہے کہ اگر ان لائنوں پر تحقیق کا سلسلہ جاری رکھا گیا تو بہت جلد اس المناک حادثہ کے حقیقی اسباب سامنے آ جائیں گے۔

نیز ہماری حکومت کو یہ بھی پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ان لوگوں کے اسرائیل کی صیہونی تحریک کے ساتھ بھی خاصے پرانے دوستانہ مراسم ہیں۔ اسی طرح دیگر خفیہ سروسوں کے ساتھ بھی ان کے انتہائی گہرے تعلقات ہیں۔ اسرائیل میں قادیان کا خاص مشن بھی موجود ہے اور یہ لوگ ان کے لئے مدت سے جاسوسی کا کام بھی کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کی پوری تحقیقات ہونی چاہئیں

بر بیشہ گمان مبر کہ خالیست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

غیبت سے بچو

شہباز علی عثمانی — مرسلہ غلام حسین

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ ایک دعوت میں گئے۔ وہاں حاضرین میں ایک شخص سے کہہ رہے تھے کہ وہ بڑا بدمزاج ہے۔ حضرت ابراہیم بن ادھمؒ نے فرمایا عجیب دستور ہے کہ روٹی کے بعد گوشت کھایا جاتا ہے۔ آپ لوگ پہلے ہی گوشت کھا رہے ہیں یعنی غیبت کر رہے ہیں۔

معلومات قرآن مجید

محمد ارشد — اٹک

۱۔ لفظ قرآن کے معنی ہیں جو تلاوت کی گیا
۲۔ قرآن کریم میں ۱۱۴ سورتیں اور ۵۴۰ رکوع ہیں
۳۔ قرآن کریم میں سب سے زیادہ حرف الف استعمال ہوا ہے۔
۴۔ قرآن کریم میں ۲۶ انبیاء علیہ السلام کے نام آئے ہیں
۵۔ قرآن کریم میں سورۃ الاخلاص وہ سورۃ ہے جس میں ایک مرتبہ زیر آیا ہے
۶۔ قرآن کریم میں ۱۰۱ آیات ایسی ہیں جو کسی نہ کسی طریقے سے ختم نبوت کا ثبوت فراہم کرتی ہیں۔
۷۔ قرآن کریم میں "یوم الفرقان" جنگ بدر کے دن کو کہا گیا ہے۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

حضرت عمرؓ اور محبت رسولؐ

مرسلہ: محمد اصغر سرگودھا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمال نبوت کے سچے شیدائی و فدائی تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ کو اس بات کا کسی طرح یقین نہ آتا تھا مسجد نبویؐ میں حالت وارفتگی میں قسمیں کھا کھا کر اعلان کرتے تھے کہ جس زبان سے نکلے کہ میرا محبوب وفات پا گیا ہے اس کا سر اڑا دوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب کبھی عہد مبارک یاد آجاتا تو رقت طاری ہو جاتی اور روتے روتے بے تاب ہو جاتے۔

ایک دفعہ سفر شام کے موقع پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مسجد اقصیٰ میں اذان دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو گئی اور اس قدر روئے کہ ہچکی بندھ گئی۔

یہ فطری امر ہے کہ محبوب کا عزیز بھی محبوب ہوتا ہے اس بناء پر جن لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں عزیز رکھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایام خلافت میں اس بات کا خاص خیال رکھا چنانچہ جب آپ نے صحابہ کرام کے وظائف مقرر کئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب غلام زید بن حارثہ کے فرزند اسامہ بن زید کی تنخواہ اپنے بیٹے عبداللہ سے زیادہ مقرر کی۔ عبداللہ نے عذر کیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ کو تجھ سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔

معلومات قرآن مجید

محمد ارشد — ٹانک

۱۔ لفظ قرآن کے معنی ہیں تلاوت کیا گیا

۲۔ قرآن کریم میں ۱۱۴ سورتیں اور ۵۴۰ رکوع ہیں

۳۔ قرآن کریم میں سب سے زیادہ لفظ الف استعمال ہوا ہے

۴۔ قرآن کریم میں ۲۶ انبیاء علیہ السلام کے نام آتے ہیں

۵۔ قرآن کریم میں سورۃ الاخلاص وہ صورت ہے جس میں ایک مرتبہ زبر آیا ہے۔

۶۔ قرآن کریم میں ۱۰۰ آیات ایسی موجود ہیں جو کسی نہ کسی طریق سے ختم نبوۃ کا ثبوت فراہم کرتی ہیں

۷۔ قرآن کریم میں "یوم الفرقان" جنگ بدر کو کہا گیا ہے

۸۔ قرآن کریم میں نبیوں میں سب سے زیادہ ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے۔

اقوال زریں

محمد عابد فاروقی — حاصل پور

دوستی کرنا چاہتے ہو تو نیک عادات سے کرو دشمنی رکھنا چاہتے ہو تو اپنے نفس سے رکھو

پھولوں سے زندگی کی خواہش نہ کرو ہر پھول کی ہنسی میں غم خزاں چھپا ہوتا ہے۔

ریت کے محل نہ بناؤ کہ یہ کسی وقت بھی گر سکتے ہیں

نفس کو کسی کام میں مشغول رکھو ورنہ یہ تمہیں شیطان بنا دے گا۔

سچے انسان کی نشانی یہ ہے کہ وہ بے خوف ہوتا ہے

موت سے ڈرنے والا دراصل اپنے اعمال سے مطمئن نہیں ہوتے۔

دنیا میں سچا عشق اور سچی محبت صرف خدا سے کرو یقیناً تمہیں راحت اور سکون ملے گا۔

اگر تم دنیا پر رحم نہیں کرتے تو خدا بھی تم پر رحم نہیں کرے گا۔

احسان کرو کہ اس کا صلہ تمہیں خدا سے ملے گا

ایسی دولت قبول نہ کرو جو تمہیں اپنوں سے بیگانہ کر دے۔

مختار و مجبور

محمد گلفام عباسی — پنڈی دولہ

ایک شخص نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا۔

"انسان مختار ہے یا مجبور"

حضرت علیؓ نے اس سے کہا اپنی ایک ٹانگ اٹھاؤ۔ اس شخص نے ٹانگ اٹھائی۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ "دوسری ٹانگ بھی اٹھاؤ"۔ تو اس شخص نے مجبوری ظاہر کی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ بس یہی انسان کی مختاری و مجبوری کی مثال ہے۔

مرزا قادیانی کے نام نہاد فرشتے

ساجد انور — اوگرہ

مرزا غلام احمد قادیانی جس پہ اللہ کی لعنت برستی

ہے اور ریتی رہے گی۔ اُس نے اپنی کتاب تذکرہ میں اپنے فرشتوں کے نام بھی لکھ ڈالے ہیں ان فرشتوں کو اُن معصوم نوری مخلوق سے کب نسبت ہو سکتی ہے لیکن جیسی روح ہوتی ہے ویسے ہی فرشتے ہوتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک سب مرزائیوں کو ہدایت دیتے ہوئے اسلام لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

چند مرزا قادیانی کے فرشتے یہ ہیں۔

۱۔ ٹیچی فرشتہ ۲۔ انگریزی فرشتہ ۳۔ مٹھن لال فرشتہ۔ ۴۔ شیر علی ۵۔ حاکم ۶۔ غلام قادر ۷۔ درشن سالہ ۸۔ خوبی فرشتہ، ۸۔ قصاب ۹۔ سیٹھ عبدالرحمٰن ۱۰۔ خیراتی فرشتہ

نگاہ عبرت

عبدالولی خان اعوان — دوڑ

حضرت جنید نے فرمایا ہر وہ آنکھ جو نگاہ عبرت سے حق کو نہیں دیکھتی اس سے اندھا بہتر ہے ہر ایسی زبان جو ذکر حق میں مشغول نہ ہو اس سے گونگا رہنا بہتر ہے ہر ایسا کان جو کلمہ حق سننے کے لئے تیار نہ ہو اس سے بہرہ رہنا بہتر ہے اور یہ وہ بدن جو طاعت حق میں کام نہ آئے اس سے مردہ بہتر ہے۔

حضرت جنید نے حضرت عمرو بن عثمان مکی کے نام ایک مکتوب میں لکھا دین و ایمان کی بیماریاں جسم و جان کی بیماریوں سے زیادہ خطرناک ہیں۔ کیونکہ دین و ایمان کے عوارض ہلاکت کا باعث خدا کی ناراضگی کا باعث اور جہنم رسید ہونے کا باعث ہیں جب کہ جسمانی بیماریوں کے یہ نتائج نہیں ہوا کرتے شفایابی کی اُمید ہوتی ہے اور صبر کرنے پر اجر و ثواب ملتا ہے۔

جنت دوزخ کی بحث

محمد حنیف چکیاہ —— مانسہرہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جنت اور دوزخ نے آپس میں بحث کی۔ پس دوزخ بولی کہ میرے اندر بڑے بڑے تکبر کرنے والے فرعون، شداد، نمرود جیسے ظالم شہنشاہ۔ قارون، ابوجہل، ابولہب جیسے بڑے بڑے سرمایہ دار قیام کریں گے۔ جنت افسوس کے ساتھ کہنے لگی عموماً میرے اندر ضعیف، کمزور، حقیر، گمنام اور لوگوں کی نظروں سے گرے ہوئے بے عزت اور بھولے لوگ داخل ہوں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے جنت تو میری رحمت کا مقام ہے میں جس پر رحم کرنا چاہوں گا۔ اس کو تیرے اندر داخل کروں گا۔ اور دوزخ سے فرمایا اے دوزخ تو میرے عذاب کی جگہ ہے۔ جس پر عذاب کرنا چاہوں گا۔ اس کو تیرے اندر داخل کروں گا اور تم دونوں کا پیٹ بھروں گا۔ لیکن دوزخ نہیں بھرے گی۔ جب تک اللہ رب العزت اپنا پاؤں اس پر نہ رکھیں گے اس کے بعد دوزخ عرض کرے گی بس بس بس بس اس وقت بھر جائے گی۔

حضرت ذوالنون مصری سے کسی نے معلوم کیا

اللہ کے پسندیدہ اور مخصوص بندہ کی کیا پہچان اور علامت ہے۔ فرمایا چار علامتیں ہیں۔

۱۔ وہ راحت کو ترک کر دے

۲۔ اپنے مرتبہ اور مقام کے تنزل پر خوش ہو۔

۳۔ اس کی نظر میں تعریف و مذمت یکساں ہو۔

۴۔ اس کے پاس تھوڑا بہت جو کچھ بھی ہو اس میں سے اللہ کے لئے ضرور خرچ کرے۔

محبوب ابن نورالاسلام — اسلام پور، خشبور، بنگلہ دیش

ٹال کر نماز پڑھنے والی ایک عورت کا انجام

محبوب الہٰی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم مانسہرہ

ایک شخص کی حقیقی بہن کا انتقال ہو گیا بھائی اپنی بہن کو قبر میں اتار کر واپس آ گیا۔ گھر دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس کچھ نقدی تھی۔ جو قبر ہی میں گر پڑی ناچار موقعہ نکال قبرستان پہنچے اور مال نکالنے کے لئے اپنی بہن کی قبر کھود دی دیکھتے ہیں کہ اس کی قبر میں آگ جل رہی ہے۔ اور میت اس میں جل رہی ہے بہن کا یہ حشر دیکھ کر بھائی روتا ہوا گھر آیا۔ اور اپنی ماں کو بہن کی قبر کا حال سنایا۔ ماں نے رو کر بیٹے سے کہا کہ اور تو کوئی گناہ میری نظروں میں نہیں ہے۔ البتہ جب وہ نماز پڑھا کرتی تھی۔ تو وقت سے بے وقت ٹال کر نماز پڑھتی تھی تو اسی گناہ کی وجہ سے آگ میں جل رہی ہے۔ نماز کو ٹال کر پڑھنے کا انجام یہ ہے۔ اس لئے ہمیں نماز پڑھنے میں ٹال مٹول نہیں کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کو صحیح وقت پر پڑھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

دس خصلتیں

محمود خان رستم —— نشکارپور

حضرت خواجہ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ کتے میں دس بڑی عمدہ خصلتیں ہیں۔

۱۔ وہ بھوکا رہتا ہے۔ یہ آداب صالحین میں سے ہے اور تھوڑی چیز پر قناعت کرتا ہے یہ علامت صابرین سے ہے

۱۔ اس کا کوئی مکان نہیں ہوتا۔ یہ علامت ۔۔۔ سے ہے

۳۔ وہ رات کو بہت ہی کم سوتا ہے۔ یہ صفات شب بیداراں اور علامت محبین سے ہے۔

۴۔ جب مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا۔ یہ صفات زاہدین سے ہے

۵۔ یہ اپنے مالک کو نہیں چھوڑتا گو وہ اس پر جفا کرے اور اس کو مارے یہ علامت مریدان صادق سے ہے

۶۔ ادنیٰ جگہ پر ہی راضی ہو جاتا ہے یہ علامت متواضعین سے ہے

۷۔ اس کی جائے رہائش پہ کوئی غالب ہو جاتا ہے تو اس کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسری جگہ چلا جاتا ہے یہ علامت راضیین سے ہے

اخبار ختم نبوت

حضرت مولانا عبدالحق کی وفات پر غم

شکر گڑھ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے اسلام شکر گڑھ کے امیر مولانا عبدالرحیم نے مکی مسجد بمالی چوک میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی وفات پر حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے موصوف کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اور کہا کہ دارالعلوم حقانیہ پاکستان کا دارالعلوم دیوبند ہے۔ حضرت کی وفات سے علمی دنیا میں ایک زبردست خلا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت اور انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ چک ۹۹ ج ب تھانہ ڈجکوٹ اور چک نمبر ۲۸ ج ب سرشمیر روڈ تھانہ ڈھیکری والا میں قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج نہ کرنے کی تحقیقات کرائی جائیں۔ اور گذشتہ عید الاضحی کے دن قادیانی عبادت گاہ گول بازار میں آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے پر قادیانی عبادت گاہ کے قادیانی غیر مسلموں کے خلاف پرچہ درج نہ کرنے کا بھی نوٹس لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ چک نمبر ۹۹ ج ب میں قادیانی غیر مسلموں نے تخریب کاری کا مرکز بنالیا ہے۔ اور وہاں آئے روز قادیانی مذہب کا پرچار کرنے کے لئے تبلیغی جلسے ہوتے ہیں۔ لاؤڈ اسپیکر استعمال کیا جاتا ہے۔ قادیانی عبادت گاہ پر آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات لکھی ہیں۔ اور چک میں مسلمانوں کے گھروں میں قادیانی لٹریچر پھینکا جاتا ہے مقام افسوس ہے کہ تھانہ ڈجکوٹ کے ایس ایچ او قادیانی ملزمان کے خلاف مقدمہ درج نہیں کرتے اسی طرح چک نمبر ۲۸ ج ب میں سرکاری طور پر قادیانی غیر مسلموں کے لئے مخصوص مرگھٹ اور ایکڑ میں اپنے مردے دفن نہیں کرتے بلکہ غیر قانونی طور پر مسلمانوں کے قبرستان سے ملحق جگہ پر مردے دفن کرتے ہیں۔ تھانہ ڈھیکری والا کی پولیس قادیانیوں کے خلاف مقدمہ درج نہیں کرتی جبکہ فیصل آباد میں ۲۵ جولائی کو قادیانیوں کی گول امین پور بازار کی عبادت گاہ میں قانون کی خلاف ورزی پر تاحال مقدمہ درج نہیں ہوا ہے۔

حضرت شاہ جی کی یاد میں

احمد پور شرقیہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی یاد میں ایک خصوصی اجلاس ۲۰ اگست کو نور محمد کی صدارت میں مجلس کے دفتر میں منعقد ہوا۔ تلاوت حافظ عبدالرشید نے کی اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ محمد ایوب صابر نے انجام دیئے۔ سید محمد ارشد بخاری ایڈووکیٹ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اسلام کی چلتی پھرتی تصویر اور عظیم دیندار سیاستدان تھے۔ ان کی دوستی اور دشمنی فقط اللہ کے لئے تھی۔ وہ اسلام کا اپنا دوست اور انگریز سامراج کو بدترین دشمن تصور کرتے تھے۔ شاہ جی اور ان کے ساتھیوں نے فتنہ قادیانیت کے خلاف بھرپور انداز میں کام کیا۔ اور تحریک تحفظ ختم نبوت کو پروان چڑھایا۔ سید محمد ارشد بخاری نے کہا کہ تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی خطیب نے عشاء کی نماز کے بعد تقریر شروع کی۔ اور اذان فجر پر اختتام کیا ہو۔ یہ صرف شاہ جی کی ہی منفرد شخصیت تھی کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد تقریر کرنا شروع کرتے تھے اور اذان فجر تک جاری رکھتے تھے۔ مولانا منظور احمد، میاں محمد یونس اور احمد علی محمودی نے بھی اجلاس سے خطاب کیا۔ اور امیر شریعت کی سیرت و سوانح کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں مولانا حافظ محمد امین نے دعا کی۔

آئندہ ۷ ستمبر کو یوم ختم نبوت منایا جائے

اسٹوڈنٹس شبان ختم نبوت سرگودھا کے زیر اہتمام ۷ ستمبر کو یوم ختم نبوت شایان شان طریقے سے منایا گیا۔ اس روز قادیانیوں کو پاکستان میں کافر قرار دیا گیا۔ جلسہ سے منظور علی بلوچ (حسن ابدال) نعیم منظور احمد جمیل بلوچ، خالد جاوید نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں طارق علم دین، شہید جیسا جذبہ پیدا کرنا چاہیے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج سے ۱۴ سال قبل قادیانیوں کو پاکستان میں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اور اب اللہ کے فضل سے دنیا کے ۲۵ ممالک انہیں کافر قرار دے چکے ہیں مقررین نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس روز کی مناسبت سے عالمی سطح پر ختم نبوت کے پروگرام ترغیب دیئے جائیں۔ اور شہدائے ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کیا جائے۔ جلسہ میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔

پیر محل میں قادیانیوں کا ضیاء الحق کیخلاف جلوس نکالنے اور اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے پر مقدمہ درج کیا جائے

فیصل آباد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک بھر میں قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی غیر اسلامی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء پر موثر عملدرآمد کرایا جائے۔ اور پیر محل میں قادیانیوں کی طرف سے غیر قانونی جلوس نکالنے اور قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے پر زیر دفعہ ۲۹۸ سی اور ۱۶ ایم پی او کے تحت مقدمہ درج کیا جائے انہوں نے کہا کہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو شہید صدر جنرل ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے ایک تاریخی کارنامہ سرانجام دیا تھا جو صدقہ جاریہ ہے۔ مقام افسوس ہے کہ قادیانی جماعت نے ملک بھر میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی شہادت پر خوشی کا اظہار کیا اور مٹھائی تقسیم کی گئی اور پیر محل ضلع ٹوبہ میں قادیانیوں نے گردش کرتے ہوئے ایک جلوس نکالا جس میں مرحوم صدر کے خلاف نعرے بازی کی جس پر مقامی پولیس نے پرچہ درج نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ایک عرصہ سے ملک میں بدامنی پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر صوبائی حکومتیں قادیانیوں کے خلاف کارروائی نہیں کر رہی ہیں جس کی وجہ سے ان کی غیر قانونی اور اسلام دشمن سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں مولوی فقیر محمد نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت انجمن احمدیہ ربوہ کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر بند کرنے کے لئے قادیانی رسائل کے ڈیکلریشن منسوخ اور پریس ضبط کیے جائیں۔

ربوہ میں قادیانیوں کے صد سالہ جشن جوبلی کے اعلانات پر پابندی عائد کی جائے

فیصل آباد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت اور کمشنر فیصل آباد سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت کے ہیڈ مرزا طاہر احمد کی قادیانی مذہب پر مشتمل لندن میں کی گئی تقاریر کے کیسٹ پاکستان میں تقسیم کرنے اور ربوہ سے شائع ہونے والے قادیانی رسائل شائع کرنے پر قادیانیوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان مقدمے چلائے جائیں اور ربوہ

میں صد سالہ جشن جو بلی شکر آئندہ سال منانے کے اعلانات پر پابندی لگائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانی مذہب کی کسی بھی طریقے سے تبلیغ و تشہیر پر پابندی عائد ہے جس کی خلاف ورزی پر قادیانیوں کا الفضل اخبار بند کیا جا چکا ہے۔ اور سالانہ جلسہ منعقد کرنے پر پابندی لگائی جا چکی ہے جس کے پیش نظر مرزا طاہر احمد یکم مئی ۱۹۸۴ء کو بھاگ کر لندن چلا گیا تھا اب وہاں سے من گھڑت بے بنیاد اعداد و شمار پر مبنی تقاریر کے کیسٹ لندن سے ربوہ بھیجی جاتی ہیں وہاں سے خریداروں کی تعداد میں کیسٹ تیار کر کے ملک بھر میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اور یہ کیسٹ قادیانی جماعت ربوہ سے شائع ہونے والے ماہناموں اور اسی کے ضمیموں میں شائع کرتی ہے۔ مگر حکومت پنجاب اور ڈویژنل انتظامیہ قادیانی رسائل کے ڈیکلیریشن بند نہیں کرتی اور نہ ہی کیسٹ بھرنے پر مقدمات چلائے جاتے ہیں جبکہ مرزا طاہر احمد نے قادیانی جماعت کا صد سالہ جشن ۱۹۸۹ء میں منانے کا فیصلہ کیا ہے اور ایک کروڑ روپے اخراجات کی منظوری بھی دے دی ہے۔

قادیانیوں کے سربراہ کو ضلع ٹھٹھہ کے بزرگ کا چیلنج

ٹھٹھہ (ختم نبوت نمائندہ احمد شریف) گجو شریف ضلع ٹھٹھہ کے بزرگ سید عبدالحفیظ شاہ نے ایک بیان میں قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد کو چیلنج کیا ہے کہ وہ جہاں بھی چاہے مباہلہ کر سکتا ہے۔ سید عبدالحفیظ شاہ نے کہا کہ آگ جلا کر ہم دونوں کو آگ میں کود جانے ہیں پھر جو سچا ہوگا وہ بچ جائے گا۔ اور جو جھوٹا ہوگا وہ جل کر ہلاک ہو جائے گا۔

صدارتی آرڈیننس میں امتناع قادیانیت

صدر محمد ضیاء الحق کا سنہری کارنامہ ہے

بہاولپور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ صدارتی آرڈیننس میں امتناع قادیانیت ۱۹۸۴ء جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کی حسین یادگار اور سنہری کارنامہ ہے جس سے مرزائیوں کی تبلیغ پر پابندی عائد ہوئی ان کا نوے سالہ پرانا جلسہ بند کیا گیا اور نوے سالہ اخبار روزنامہ الفضل پر پابندی عائد کی گئی۔

اٹک میں جلسہ عام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور یوتھ فورس اٹک نے قادیانیوں سے مباہلے کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے، ستمبر کو لاہور سے مغرب تک ختم نبوت چوک (چوک فوارہ) مقرر کیا تھا۔ اس موقع پر ضلعی امیر الحاج مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسے سے مولانا حامد رحمانی صاحب حسن ابدال، مولانا محمد فاروق رضوی صاحب شکر درہ، حافظ محمد صدیق صاحب، مولانا قاضی اللہ یار صاحب ملتان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب قادیانیوں کے مباہلہ کا جواب دینے کے لئے جمع ہوئے ہیں لیکن وہ نہیں آئے مولانا قاضی اللہ یار نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے کیونکہ یہ اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں آخر میں حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی کی دعا کے ساتھ اٹک شہر کا ایک بڑا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری سالار اعلیٰ مرزا عبدالعزیز تھے۔

۱۳ غیر مسلموں کا قبول اسلام

فیروزہ (نمائندہ ختم نبوت رانا محمد الحق) فیروزہ کے نواحی علاقہ نور سانی میں تیرہ غیر مسلموں نے اسلام قبول کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق یونین کونسل نور سانی کے چیئرمین محمد علی نے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد اپنے ایک استقبالیہ سے خطاب کر رہے تھے کہ تیرہ غیر مسلم ہندوؤں نے ان کے واقعات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ عوام کی رائے کے مطابق ان تمام افراد کے نئے اسلامی نام رکھے گئے۔ حاجی محمد علی صاحب ان تمام نو مسلم افراد کے اخراجات برداشت کریں گے۔ مقامی مجلس ختم نبوت کے سرپرست اعلیٰ سید حامد علی نے حاجی صاحب کو مبارکباد دی۔

ختم نبوت یوتھ فورس کیٹری کے سالانہ انتخابات

ختم نبوت یوتھ فورس کیٹری کے سالانہ انتخابات برائے ۱۹۸۸ء زیر صدارت حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی منعقد ہوئے جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ سرپرست اعلیٰ عبدالغفار مغل، صدر محمد مقصود مغل، نائب صدر اصغر علی انجم، جنرل سیکرٹری فتح روف مغل، خازن اشتیاق احمد مغل، سابق باڈی کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور نئی باڈی نے قادیانیت کے خلاف اپنے بھرپور

جانی و مالی تعاون کا یقین دلایا۔

غنڈہ گردی کرنے پر دو قادیانی گرفتار

اٹک (نمائندہ ختم نبوت فخر الاسلام فیصل) جناب شیخ بشیر کے گھر کے داخلی گیٹ پر تین عدد اسٹیکر چسپاں تھے جن پر کلمہ طیبہ اور حدیث شریف کے الفاظ درج تھے۔ دو قادیانی غنڈوں بشارت احمد اور عاطر مقبول (جوکہ دونوں مباہلے کے پمفلٹ والے کیس میں ضمانت پر ہیں) نے ۶ ستمبر کی رات غنڈہ گردی کرتے ہوئے اسٹیکر کو پھاڑ دیا اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے سینکڑوں نوجوان شیخ ناصر بشیر کے گھر گئے اور مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ ختم نبوت یوتھ فورس کی مجلس شوریٰ کی میٹنگ میں ایک وفد تشکیل دیا گیا۔ اور یوتھ فورس کے سالار اعلیٰ جناب چوہدری محمد عارف کی قیادت میں وفد نے ایس پی راؤ محمود سے ملاقات کر کے پوری صورتحال سے آگاہ کیا۔ الحمد للہ ایس پی صاحب نے فوری کارروائی کا حکم دیا۔ ایس ایچ او دوست محمد اور جمیل صاحب نے مکمل تعاون کرتے ہوئے دونوں قادیانیوں کے پرچے درج کر کے گرفتار کر لیا۔ ختم نبوت یوتھ فورس نے مطالبہ کیا ہے کہ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

مولانا تونسوی کی مولانا جالندھری سے تعزیت

ملتان: تنظیم اہل سنت پاکستان کے مرکزی صدر مناظر اسلام ممتاز عالم دین شیخ الاسلام حضرت مولانا علامہ محمد عبدالستار تونسوی نے مولانا محمد علی جالندھری مرحوم کی صاحبزادی کی وفات پر دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری سے اظہار تعزیت کیا۔ وہ دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت گئے اور وہاں مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی۔ مولانا تونسوی کے ہمراہ مولانا محمد عارف تبسم تنظیم اہل سنت اور بہاری غلام قادر ... مدرسہ نضلیہ تعلیم القرآن جامع مسجد عثمانیہ کے سیکرٹری تھے انہوں نے بھی مولانا سے اظہار ہمدردی کیا۔ بعد ازاں جامع مسجد عثمانیہ میں آکر تعزیتی اجلاس میں شرکت کی جس میں مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

فضل مسیح مشرف بہ اسلام ہو کر فضل کریم بن گیا

ڈنگہ ضلع گجرات، حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کے فضل مسیح

اخبار ختم نبوت

نے کاروان توحید وسنت پاکستان کے جنرل سیکرٹری اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات کے راہنما مولانا قاضی کفایت اللہ میانوی کے ہاتھ پر ان کے خطاب "حیات مسیح" سے متاثر ہو کر ان ہی کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے مولانا قاضی کفایت اللہ میانوی کی تقریر کی کیسٹ فضل مسیح نے کہیں سے خریدی۔ تقریر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ پر تھی جس میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے مقام اور عظمت کے علاوہ ان کی ولادت کا تذکرہ اور زندہ آسمانوں پر جانا اور خدا کا بندہ ہونا، قرآن وسنت سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور عقیدۂ توحید کو بیان کیا گیا ہے۔ فضل مسیح نے تقریر سے متاثر ہو کر مولانا قاضی کفایت اللہ میانوی کو تلاش کیا۔ اور اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ مولانا میانوی نے فضل مسیح کا اسلامی نام فضل کریم رکھا۔ اور اسلام کی بنیادی باتوں سے آگاہ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شائع کردہ پمفلٹوں اور رسالوں کا سیٹ بھی فضل کریم کو دیا گیا ہے۔

مولانا اسلم قریشی کو مجلس کے حوالے کیا جائے

جامع مسجد منیر روڈ سکھر میں جمعۃ المبارک یہ اجتماع پنجاب پولیس کے انسپکٹر جنرل کی موجودگی میں پریس کانفرنس کے دوران مولانا محمد اسلم قریشی کے دیئے گئے بیان کو من گھڑت اور پولیس کے دباؤ کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے مسترد کرتا ہے۔ یہ اجتماع پنجاب پولیس اور قادیانیوں کے رچائے ہوئے ڈرامے کی پرزور مذمت کرتا ہے کہ قادیانیوں کے جرم پر پردہ ڈال رہے ہے۔ اور مذموم یک طرفہ پروپیگنڈہ کے ذریعے اصل حقیقت منظر عام پر نہ آئے۔ مولانا اسلم قریشی جب تک پولیس کی حراست سے مکمل طور پر آزاد نہیں ہو جاتے ان کے کسی بیان کو قبول کرنے کا قانونی یا اخلاقی جواز نہیں۔ قادیانیوں نے اغوا کیا، اپنی حراست میں رکھا اور مسلسل تشدد کا نشانہ بنایا، ذہنی اذیت سے دوچار رکھا۔ شب و روز کے مظالم کے باعث مولانا محمد اسلم قریشی کی ذہنی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا اسلم قریشی کو فی الفور رہا کیا جائے۔ اور ہائی کورٹ کے جج کے ذریعہ انکوائری کرائی جائے۔ تاکہ حقائق عوام کے سامنے آسکیں۔

مولانا اسلم قریشی سے جھوٹی کہانی منسوب کر کے علماء کرام کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے ناظم شوکت علی شاہد نے اپنے ایک بیان میں حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا اسلم قریشی کی طرف سے دیئے گئے عدالتی بیان کی روشنی میں ان کے خلاف درج کئے گئے مقدمے کو خارج کر کے انہیں رہا کیا جائے اور مولانا اسلم قریشی کے اغواء کے ذمہ دار مجرموں کو فوری طور پر گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا اسلم قریشی سے جھوٹی کہانی منسوب کر کے علماء کرام کی تذلیل کرنے کی جو سازش کی گئی ہے وہ نفاذ اسلام کی طرف گامزن حکومت کے ماتھے پر سیاہ دھبہ ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ اس سازش کو بے نقاب کر کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی جائے۔

حافظ آباد میں لٹریچر تقسیم کرنے پر قادیانی گرفتار

مورخہ یکم اگست ۸۸ء کو ایک قادیانی شوکت ولد نظام دین قوم کمہار سکنہ پریم کوٹ مباہلہ نامی پمفلٹ تقسیم کر رہا تھا جس سے حافظ آباد کا امن خراب ہونے کا خطرہ تھا۔ حافظ عبدالوہاب جالندھری مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد کو بشیر احمد مخبر نے اطلاع دی اور حافظ عبدالوہاب نے بروقت مداخلت کر کے انتظامیہ سے رابطہ کر کے ملزم کو گرفتار کرا دیا۔ اس کیس میں چوہدری محمد خان صاحب تفتیشی افسر نے نہایت ہی دیانتداری کا ثبوت دیا اور قانونی تقاضے پورے کئے۔ حافظ عبدالوہاب جالندھری نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ قادیانی ایسی حرکتیں کر کے ملک کے امن اور سلامتی کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں حکومت کو چاہیے ان کی ان حرکات کا سختی سے نوٹس لے حافظ عبدالوہاب جالندھری نے ان کے لٹریچر کے جواب میں کہا:

مباہلہ کا پمفلٹ تقسیم کرنے پر گرفتار

(نمائندہ اٹک) پولیس تھانہ اٹک سٹی نے ختم نبوت یوتھ فورس کے کنوینر و نائب ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک فخر الاسلام منیعل کی تحریری رپورٹ پر دو مرزائیوں بشارت بھٹی ایڈووکیٹ اور بشارت ولد مبارک کے خلاف شرانگیز لٹریچر تقسیم کرنے کے جرم میں زیر دفعہ ۲۹۵ الف، ۲۹۸/ج کے تحت مقدمہ درج کر کے گرفتار کر لیا ہے۔ واقعات کے مطابق سیٹھ ظفر خان رات سوا چار بجے قادیانیت کا کتابچہ بعنوان مباہلہ کا کھلا چیلنج تقسیم کر رہے تھے جس میں مقدس شخصیتوں اور مسلمانان عالم کو معاذ اللہ کذابین جیسے برے الفاظ سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو سچی جماعت کی شکل میں ظاہر کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ اس حرکت سے تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ مسجد ختم نبوت اٹک کینٹ کے خطیب مولانا محبوب الرحمٰن، چوہدری محمد عارف اور شہریوں کی کثیر تعداد موجود تھی جنہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کی ناپاک سازشوں کو ناکام کیا جائے۔

لطیف آباد سکھر میں مجلس کی شاخ قائم ہو گئی

سکھر ملٹری روڈ لطیف آباد نمبر۱ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کی جانب سے دفتر ختم نبوت کی شاخ قائم ہو گئی جس کے عہدیدار حسب ذیل ہیں۔ امیر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نائب حاجی عبدالرؤف صاحب، ناظم اعلیٰ مولوی محمد افضل صاحب نائب حاجی یار محمد، خازن ماسٹر علی نواز صاحب۔ انہوں نے اپنا ایک مکان جو مین روڈ ملٹری روڈ پر ہے بغیر کسی کرائے کے مجلس کو دیدیا ہے۔ یہ مولانا شبیر احمد کی کوششوں کا نتیجہ ہے اللہ پاک مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ سکھر اور روہڑی میں شیزان کا مکمل بائیکاٹ جاری ہے۔ سکھر اور روہڑی کے تمام دوکانداروں نے بھرپور تعاون کیا ہے جن کے ہم شکر گزار ہیں اور رسالہ "ختم نبوت" دفتر سکھر کے علاوہ الفتح نیوز ایجنسی مہران مرکز سے بھی ملتا ہے۔

مرزائی جوڑے کی قابلِ اعتراض حالت

سلانوالی (نامہ نگار) سرگرم قادیانی گروہ کا ملزم ممتاز ربوہ کے مشہور مرزائی محمد یار کا بیٹا سلانوالی میں ایک کلینیکل لیبارٹری پر ملازم تھا۔ اپنے آپ کو قادیانیوں سے لاتعلق بتاتا تھا۔ اور مسلمانوں میں گھل مل گیا تھا۔ رانا عبدالتوحید اور اشفاق مرزا اپنے دوست سے مل کر واپس آ رہے تھے کہ رات کے گیارہ بجے سول ہسپتال کے قریب سے گذرتے ہوئے انہوں نے ایک جوڑے کو رنگ رلیاں کرتے دیکھا، یہ دبے پاؤں ہسپتال کے اندر چلے گئے۔ جوڑا اس دوران دوست محمد ڈسپنسر کے کوارٹر میں داخل ہو چکا تھا۔ رانا توحید اور اشفاق مرزا شک کی وجہ سے وہیں رکے رہے اس دوران کوارٹر کی بتی جلائی گئی تو مدعیان اور قریب چلے گئے کھلی کھڑکی سے انہوں نے دونوں کو سخت قابلِ اعتراض حالت میں دیکھا۔ انہوں نے صاحبزادہ افضل الحسینی سے مل کر پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے بروقت کارروائی کر کے جوڑے کو گرفتار کر لیا۔ ملزموں کے خلاف حدود آرڈیننس دفعہ ۱۰ کے تحت مقدمہ درج کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ مسلزمہ شکیلہ کا تعلق بھی ربوہ کے مرزائی خاندان سے نکلا۔ دیں اثنا رانا عبدالتوحید اور اشفاق مرزا نے الزام لگایا ہے کہ مقدمہ درج کرنے سے قبل ان پر سخت دباؤ ڈالا گیا کہ وہ لے دلا کر خاموش ہو جائیں۔ تاہم انہوں نے پولیس کے رویہ پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

مروٹ میں مرزائیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ

مروٹ تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاول نگر میں مرزائیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کر دیا گیا۔ واقعات کے مطابق اس علاقہ کی پسماندگی کی وجہ سے مرزائیوں کا کافی اثر و رسوخ تھا اور کافی جائیدادوں کے مالک ہیں۔ اسی وجہ سے مرزائیوں نے اس علاقہ کو مرزائیت کی تبلیغ کا اکھاڑہ بنا دیا ہر طرح سے سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنایا جاتا تھا۔ پچھلے دنوں عبدالعزیز ولد علی محمد مرزائی مرا مرزائیوں نے شرارت کرتے ہوئے اپنا کافر مرتد بے دین، جہنمی باوجود منع کرنے کے مسلمانوں کے قبرستان میں دبا دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاول نگر کی کوششوں سے مرزائی مردہ باہر نکال پھینک دیا گیا۔ اس واقعہ سے علاقہ کے مسلمانوں میں بیداری پیدا ہوئی پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاول نگر کے زیر اہتمام مرزائیوں کو دعوت اسلام ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی کانفرنس کے بعد ایک گروپ تشکیل دیا گیا۔ جس نے مرزائیوں کے پاس جا کر ان کو دعوت اسلام دینی تھی۔ مرزائیوں کو دعوت اسلام دی گئی لیکن مرزائیوں نے مسلمان ہونے سے انکار کر دیا۔ مرزائیوں کے انکار کے بعد تمام مسلمانوں نے اتحاد و اتفاق کے ساتھ مرزائیوں سے مکمل سوشل بائیکاٹ کر دیا۔ مرزائیوں سے لین دین خرید و فروخت بات چیت سب ختم کر دی حتیٰ کہ سبزی دینے والے نے سبزی دینے سے، حجامت بنانے والے نے حجامت بنانے سے انکار کر دیا۔ شیزان نام کی کوئی چیز مروٹ میں داخل نہیں ہو سکتی جس طرح مروٹ میں مرزائیوں سے بائیکاٹ ہے اگر ملک بھر میں ان سے مکمل بائیکاٹ کر دیا جائے تو ان کا جینا حرام ہو جائے گا مجلس عمل ختم نبوت بہاول نگر اور اراکین بہاولپور عالمی مجلس نے تمام مسلمانوں سے مکمل سوشل بائیکاٹ کی اپیل کی ہے یہ سارا کام مولانا قطب الدین صاحب مولانا محمد منشاد مولانا قدرت اللہ ڈاکٹر احسان باری راقم الحروف حکیم

سانحہ اوجڑی کیمپ اور لیاقت علی کا قتل ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں، قادیانی اپنے الہامی عقیدے کے تحت ملک کو ختم کرنے کے درپے آزار ہیں، ڈاکٹر زین محمد زیدی

جہلم، صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کی یاد میں عیدگاہ میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالستار تونسوی نے فرمایا کہ اسلام دشمنوں نے جنرل ضیاء الحق کو قتل کر کے اسلام کی راہ روکنے کی مذموم کوشش کی ہے جنرل صاحب نمازی، تہجد گذار اور خوف خدا رکھنے والی شخصیت تھے جنرل صاحب کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ دشمنوں نے ملک کو تباہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانا عبدالحمید جہلمی نے اپنی تعارفی تقریر میں فرمایا کہ صدر پاکستان کے جہاز کا حادثہ ایک خوفناک سازش ہے۔ مولانا محمد علی صدیقی نے نعروں کی گونج میں اعلان کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع جھگر کے راہنما اس سازش کو آپ کے سامنے بے نقاب کریں گے۔ ڈاکٹر زین محمد زیدی نے صدر پاکستان کے ہوائی حادثہ کی سازش کو بے نقاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ملک میں صرف ایک طبقہ ہے جس کا الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان ختم ہو اور اکھنڈ ہندوستان بنے۔ اسی عقیدہ کی وجہ سے باؤنڈری کمیشن میں اپنی علیحدہ آبادی پیش کر کے گورداسپور کا ضلع پاکستان سے کٹوایا گیا۔ اسی عقیدے کے پیچھے لیاقت علی کو قتل کیا۔ سر ظفر اللہ کی وزارت کے کھونٹے پر پاکستان کے دشمن زیادہ بنائے اور دوسرے ۱۹۵۳ء کی تحریک میں مسلمانوں پر بے شمار ظلم کئے۔ اوجڑی کیمپ میں پاکستان کو زبردست نقصان پہنچا کر نہایہ شکرانہ ادا کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صدر پاکستان کو بار بار آگاہ کر رہی تھی کہ یہ قادیانی ملک و ملت کے دشمن اور ناقابل اعتبار ہیں۔ ان سے کبھی قوم اب ہوشیار نہ ہوئی تو یہ ٹولہ اس ملک کو ختم کر کے دم لے گا۔

سیدوالہ میں قادیانی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے

انجمن تحفظ ختم نبوت سیدوالہ ضلع شیخوپورہ کا رانا غلام محمد کی زیر صدارت میں اجلاس ہوا جس میں تمام اراکین نے شمولیت کی اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ سیدوالہ میں قادیانیوں نے اپنے گھروں اور عبادت گاہوں پر قرآنی آیات درج کر رکھی ہیں۔ لہذا ان کو محفوظ کیا جائے اور قادیانیوں کو آرڈیننس کی خلاف ورزی پر سزا دی جائے۔ اجلاس میں تنظیم کے صدر غلام حسین، نائب صدر شیخ لیاقت علی، جنرل سیکرٹری خالد محمود شاہد، جوائنٹ سیکرٹری رانا محمد سلیم، مشتاق احمد تنویر اور محمد افضل نے بھی شرکت کی۔

بقیہ: پاکستان میں موجودہ طریقہ

پھر یہ کہ حکومت کا بعض سیاسی جماعتوں پر انتخابات میں پابندی لگانا۔ امیدوار کے لئے شرائط مقرر کرنا۔ نئے دن کی معیاد مقرر کرنے سے لیکر کئی سالوں تک تاخیر کرنا یہ ساری باتیں ہمارے بگڑے ہوئے معاشرے کی صحیح تربیت نہ ہونے اور ووٹ کی اہمیت کے شعور سے محروم ہونے کی دلیل ہیں۔ اس لئے موجودہ حالات میں ہر کس و ناکس کو بالغ حق رائے دہی کی بنیاد پر ہر قسم کے عوام کو ووٹ کا حق دینا یہ نہ صرف اسلامی طرز انتخاب کے منافی ہے بلکہ یہ مغربی طرز جمہوریت کی نقالی اور منافقانہ نظام سیاست کو فروغ دینا۔ اور غیر اسلامی انقلاب کی راہ ہموار کرنا ہے جبکہ اسلامی نظام سیاست کی رو سے حکومت بنانے اور چلانے کا حق صرف ایماندار صالح بندوں کو ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حکیم الامت علامہ اقبال مرحوم ایسے جمہوری طرز انتخاب سے سخت اجتناب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

گریز از طرز جمہوری غلام پختہ کارے شو
کہ از مغز دو صد خر فکر انسانے نمے آید

بقیہ: خوف خدا

سورۃ احزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور بات سیدھی کیا کرو۔ وہ تمہارے سب اعمال درست کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص خدا اور رسول اللہ کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا یہاں پر بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں کو تقویٰ کی ہدایت کرتا ہے کہ اس طرح وہ اس کی عبادت کریں کہ گویا اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں بات بالکل سیدھی سچی اور بھلی کریں جب وہ دل میں تقویٰ زبان پر سچائی اختیار کریں گے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ انہیں اعمال صالحہ کی توفیق دے گا بلکہ آئندہ کے لئے بھی استغفار کی توفیق دے گا گناہ باقی نہ رہ جائیں۔

بقیہ: محمدی بیگم

گوئی ہے سچ ہے وہ عورت میرے ساتھ نہیں بیاہی گئی مگر اس کا میرے ساتھ بیاہ ضرور ہوگا۔

عرض ہے کہ غلام احمد قادیانی بیگم کی شادی کے دس سال بعد برابر پیچھا کر اس عقیقہ کے پیچھے پڑا رہا آخر کار علامہ محمد بخش ایڈیٹر جعفر زٹلی نے ایسی تدبیر نکالی جس سے غلام احمد کے دانت کھٹے کر دیئے پھر موت تک یہ پیشین گوئی نہ پوری ہوئی ذاس کا نام لیا وہ تدبیر کیا تھی ان دلچسپ واقعات کے لئے کتاب رئیس قادیان مصنف ابوالقاسم رفیق دلاوری کا مطالعہ کریں۔

بقیہ: نونہال

۸۔ اس کو ماریں اور پھر ٹکڑا ڈالیں تو فوراً آجاتا ہے مار کا کینہ نہیں رکھتا یہ علامت خاشعین سے ہے

۹۔ کھانا سامنے رکھا ہوا دیکھتا ہے تو دور بیٹھا ہوا تکتا ہے یہ علامت مساکین سے ہے

۱۰۔ کسی مکان سے کوچ کر جاتا ہے تو پھر اس کی طرف التفات نہیں کرتا۔ یہ علامت محزونین سے ہے۔

اے عزیز قناعت کا سبق کتے سے حاصل کر۔ تو نے اکثر دیکھا ہوگا۔ کہ سرکاری کتوں کو جب گلی کوچوں کے کتے دیکھتے ہیں تو ان پر بھونکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے مسکینوں! جب تم نے عمدہ عمدہ اور لذیذ کھانوں کی طرف رغبت کی تو تم زنجیروں کے ساتھ قید ہو گئے اور اگر تم بھی گری پڑی اور روکھی سوکھی چیزوں پر قناعت کرتے تو ہماری طرح کھلے اور آزاد زندگی بسر کرتے۔

لَو لگانا چھوڑ دو تو.....

حسین احمد منگن ——— مانسہرہ

۱۔ محمد بن عبداللہ العبدؒ سے منقول ہے کہ جو شخص بے فائدہ نگاہ سے بچتا ہے اسے خشوع کی توفیق ملتی ہے۔

اور جو تکبر چھوڑتا ہے اسے تواضع نصیب ہوتی ہے

صبح حضرت ثابت حضور کی مجلس میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارشاد کو تمہاری بہادری اللہ کو بہت پسند آئی ہے۔

بقیہ: عبدالشکور

پوچھا یہ کیا ہے؟ جواب ملا جشن آزادی ہے کچھ آگے چلا تو پھر دری لیے لگا ہوا لوگ حال سے بے حال، ایک آدمی پانی کے دو گھڑے سر پر رکھ کر کرتب دکھا رہا تھا۔ لوٹا سیدھا ہو رہا تھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جواب ملا آزادی ہے" او بہاولپوریو! مجھے بتاؤ کہ یہ آزادی ہے تو بربادی کس چیز کا نام ہے۔ ایک دفعہ ختم نبوت کے مقدس موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا نبی تھا، میں کہتا ہوں کہ غبی تھا۔ وہ کہتے ہیں بروزی تھا، میں کہتا ہوں موذی تھا۔ وہ کہتے ہیں ظلی تھا، میں کہتا ہوں شیخ چلی تھا۔ انگریز کی نبی تھا۔ وہ کہتے ہیں رسول تھا میں کہتا ہوں فضول تھا۔

علم کے اعتبار سے آدمی کی چار قسمیں ہیں

طیبہ بتول — عسل لپور

آدمی چار ہیں ۱۔ ایک وہ جو واقع میں جانتا ہے اور جانتا ہے کہ میں جانتا ہوں وہ شخص عالم ہے اس کی اتباع کرو۔ (۲) وہ شخص کہ نہیں جانتا اور جانتا ہے کہ نہیں جانتا ایسا شخص ہدایت کے قابل ہے اسکو ہدایت کرو۔

۳ وہ شخص جو نہیں جانتا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ نہیں جانتا کہ نہیں جانتا ہے تو وہ جاہل ہے اس کو ترک کرو۔

۴ وہ شخص جو جانتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ وہ جاننے والا ہے اس کو ہوشیار کرو۔

آدمی جب تک طالب علم رہتا ہے تب تک عالم ہوتا ہے اور جب یہ گمان کرتا ہے کہ میں جان چکا تب جاہل ہو جاتا ہے (عبداللہ بن مبارک (حوالہ بالا)

علماء کا عذاب دل کا مرجانا ہے اور دل کی موت یہ ہے کہ آخرت کے عمل سے دنیا کی طلب ہو۔ حسن بصری (حوالہ بالا)

(خلیل بن احمد احیاء علوم الدین للغزالیؒ)

علم عمل کو پکارتا ہے اگر عمل نے جواب دیا تو خیر ورنہ علم رخصت ہو جاتا ہے (سفیان ثوریؒ)

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختمِ نبوّۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمّد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھوالشافی ـــ افتخار الاطباء

○ غربا کے لئے علاج مفت ○ طلبا و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکما امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سُچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقاتِ مطب: موسمِ گرما، تا ۲ بجے نمازِ عصر تا نمازِ عشاء — موسمِ سرما ۱۰ تا ۱ بجے نمازِ عصر تا نمازِ عشاء — جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نمازِ عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، او/۵۶ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی۔ فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

کیا آپکو معلوم ہے

تاج ربر انڈسٹریز ۱۹۶۲ سے اپنی مصنوعات دنیا کے کئی ملکوں کو برآمد کرتی ہے جس میں برطانیہ بھی شامل ہے

ہماری تمام مصنوعات حفظانِ صحت کے اُصولوں پر تیار کردہ ہیں

اچھی طرح دیکھکر خریدیں ہینڈل پر
CANNON
اس طرح واضح چھپا ہوا ہے

کوئی بھی اچھا دکاندار گھٹیا یا جعلی مال فروخت نہیں کرتا اور اگر ایسا ہے تو وہ مُلک اور آپ کا دشمن ہے

آٹو میٹک مشین پر تین طرفہ سیلوفین پیکنگ ضرور دیکھیں

کینن کی دیگر مصنوعات بھی طلب فرمائیں!

تاج ربر انڈسٹریز
معیاری مصنوعات کی تیاری
میں ۵۰ سالہ تجربہ کار